

عقائد و حقایق

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ  
تھاؤشیں دربار عالیہ عوشیہ دعوہ الشریف (گجرات)

مَوْلَانَا أَبُو الْحَكَمِ  
مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَادِرٌ بِإِشْرَافٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَنُ

قادر کی کتاب خانہ

۹۔ سیمٹی پلارو سیکورٹ پاکستانی قوانین ۱۹۹۰ء

# فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۹	انبیاء بڑے بھائی ہیں۔ اور	۶	الحمد کتاب
۳۷	نبی کریمؐ میں ملنے والا ہے۔	۸	پہلے نسطر
۶۰	انبیاء۔ لہذا اللہ اللہ کی فضیلت	۱۷	اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے
۶۰	جاننے کے محتاج ہیں۔	۱۷	اللہ کے افعال قیمیہ
۲۱	حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے	۱۷	اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے
۶۰	علم غیب کو مجنون اور چوپایوں	۳۰	اللہ تعالیٰ اسرار پر ہے
۶۰	کے علم سے تشبیہ۔	۳۰	اللہ ہر جگہ نہیں، اور محتاج ہے
۲۲	دیوبندی علماء حضرت علیہ السلام	۳۳	اللہ مرکب ہے
۶۵	کے استاد ہیں۔	۳۳	اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے
۲۳	شیطان اور ملک الموت کا علم	۳۹	قرآن پاک مخلوق ہے
۶۵	نص سے ثابت ہے نبی پاک	۱۱	اللہ تعالیٰ جل جلالہ نبی پاک صلی اللہ علیہ
۶۵	کا علم ثابت نہیں۔	۱۱	وسلم اور انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۲	غیب کی بات جاننے میں	۳۳	کے متعلق عقائد وہابیہ
۲۵	انبیاء اور شیطان برابر ہیں۔	۴۴	بڑے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے
۶۹	اسی عمل میں انبیاء سے بڑھ	۴۴	ہمارے بھی ذلیل
۶۹	جی جاتے ہیں۔	۱۲	اللہ تعالیٰ کے علم غیب ذاتی سے انکار
۲۶	حقیم تربت سے انکار۔	۴۵	انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں۔
۲۷	نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ	۴۵	نہا چاہے تو کروڑوں محمدؐ پیدا کرے
۴۱	وسلم کا خیال کہ ہے کی خیال ہے	۴۶	انبیاء قدیدہ چیز۔
۷۱	بدتر ہے۔	۴۶	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی ایسی کوئی

## بجملہ حقوق محفوظ ہائے

نام کتاب — عقائد وہابیہ  
 تالیف — مولانا ابوالکلام محمد ضریحی از اللہ قادری اشرفی  
 ناشر — قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
 صفحات — ۱۶۰  
 قیمت — ۱۵۰  
 مطبوعہ —  
 فون دفتر ۵۹۱۰۰۸ راتش ۵۸۶۶۷۳

نوشہ نویس  
 محمد ارشد سلیم قادری  
 چٹنوں موم ضلع سیالکوٹ

- ۲۸۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظ غیر محقق یا محدث کی بڑھیا کا قول کہا۔
- ۲۹۔ شیطان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے۔
- ۳۰۔ انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور ترساں ہیں۔
- ۳۱۔ انبیاء کرام کی قبور سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں۔
- ۳۲۔ کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں۔
- ۳۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار سید عالمہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ہے یقینی۔
- ۳۴۔ روضہ اطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے۔
- ۳۵۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لاکھ زیادہ نافع ہے۔
- ۳۶۔ یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے۔
- ۳۷۔ یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے۔
- ۳۸۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے متعلق عقائد و بائیس۔
- ۳۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مت ہے۔
- ۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا مشرک اور حرام ہے۔
- ۳۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر عدت کے نکاح پڑھ لیا۔
- ۴۰۔ دیوبندوں کے مولوی حسین علی کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پُل صراط سے گرنے سے بچالینا۔
- ۴۱۔ قبل از نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ ہدایت معلوم نہ تھی۔
- ۴۲۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی رحمۃ للعالمین نہیں ہیں۔
- ۴۳۔ ۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا گناہ ہے۔
- ۴۴۔ محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے۔
- ۴۵۔ ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز ہے۔
- ۴۶۔ ہندوؤں کے سُو کی رقم سے تیار شدہ شربت پینا جائز ہے۔
- ۴۷۔ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ
- ۴۸۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے متعلق عقائد و بائیس۔
- ۴۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مت ہے۔

- ۵۱۔ قبر نبوی پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا
- ۵۱۔ شریعت میں منوع ہے۔
- ۵۱۔ قبے اور زیارت گاہیں
- ۵۱۔ مشرک کا ذریعہ ہیں۔
- ۵۱۔ قبر اطہر کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے۔
- ۵۱۔ انبیاء کی قبور کو گرانا واجب ہے۔
- ۵۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتناب دی لغزش۔
- ۵۵۔ اُن پڑھ اور باریہ نشین۔
- ۵۶۔ نبی پاک کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا۔
- ۵۷۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالا تر ہیں۔
- ۵۸۔ خواہش نفس کا دخل۔
- ۵۹۔ نفس شہیر کی راہزنی کے خطرے۔
- ۶۰۔ اسرائیلی چرواہے
- ۶۱۔ موجودہ تورات و انجیل صحیح اور معتبر ہے
- ۶۲۔ بلکہ ان کی باتیں قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔
- ۶۲۔ بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار۔
- ۶۳۔ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار۔
- ۶۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے پردہ ہونے کا انکار۔
- ۶۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پنگھوٹے میں کلام کرنے سے انکار۔
- ۶۶۔ حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ تھے۔
- ۶۷۔ مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔
- ۶۸۔ نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں۔



## ماخذ کتاب

اس کتاب کے ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل  
فہرست و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے!

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ صحیح بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ السلام
- ۳۔ صحیح مسلم شریف، امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۴۔ جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۵۔ مشکوٰۃ شریف، امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۶۔ حسن حصین، امام ابن ہزری علیہ الرحمۃ
- ۷۔ فتاویٰ حدیثیہ، امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
- ۸۔ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی
- ۹۔ صراطِ مستقیم، " " "
- ۱۰۔ یک روزہ، " " "
- ۱۱۔ کتاب الویلہ، ابن تیمیہ
- ۱۲۔ کتاب التوحید، محمد بن عبد الوہاب نجدی
- ۱۳۔ فتح المجید، عبد الرحمن نجدی
- ۱۴۔ ہدایۃ المستفید، عطاء اللہ شاہ نقب
- ۱۵۔ عرف الجادی، نور الحسن خان بھوپالی
- ۱۶۔ ہج المقبول، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
- ۱۷۔ تحذیر الناس، مولوی قاسم نانوتوی
- ۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی
- ۱۹۔ فتاویٰ ندویہ، میاں ندیم حسین دہلوی
- ۲۰۔ فتاویٰ ثنائیہ، مولوی شامش الدین امرتسری
- ۲۱۔ ہدیۃ المہدی، مولوی وحید الزماں
- ۲۲۔ الجہد المقل، مولوی محمد داکھن دیوبندی
- ۲۳۔ ہفتۃ اخیران، مولوی حسین علی واں پھر دی
- ۲۴۔ ہفتۃ ہفتات، " " "
- ۲۵۔ ہدایۃ قاطعہ، مولوی غلیل احمد انیسوی
- ۲۶۔ حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی
- ۲۷۔ الامداد، " " "
- ۲۸۔ فیصلہ مجازیہ، مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری
- ۲۹۔ آزاد کی کہانی، مولوی ابوالکلام آزاد
- ۳۰۔ تحفہ دیوبند، مولوی اسماعیل غزنوی
- ۳۱۔ الشہاب الثاقب، مولوی حسین احمد مدنی
- ۳۲۔ تعریفات اہل سنت، مولوی حافظ اللہ دہلوی
- ۳۳۔ تفہیم القرآن، ابو الاعلیٰ مودودی
- ۳۴۔ تفہیمات، " " "

اخبار المحدثات، ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء

یکم جنوری ۱۹۱۲ء

۳۱ مئی ۱۹۱۲ء

۲ اپریل ۱۹۱۵ء

۲۷ اگست ۱۹۱۵ء

۹ اگست ۱۹۲۰ء

۸ جون ۱۹۲۵ء

اخبار محمدی دہلی، ۱۵ جون ۱۹۲۵ء

صحیفۃ المحدثات، ۱۵ محرم ۱۳۴۲ھ

۱۔ اردبیل، اشرف علی تھانوی

۲۔ کفایت المفتی، مولوی کفایت اللہ دہلوی

۳۔ ضیاء القلوب، حاجی امداد اللہ شاہ جوگتی

۴۔ الشامۃ الغریبہ، نواب صدیق حسن بھوپالی

۵۔ مولد العروس، محدث ابن جوزی علیہ السلام

۶۔ تفسیر کبیر، امام نور الدین رازی علیہ الرحمۃ

۷۔ تفسیر روح المعانی، علامہ آوسی علیہ الرحمۃ

۸۔ سیف الجبار، علامہ فضل رسول بدایونی علیہ السلام

۹۔ اخبار نوائے وقت لاہور، ۱۱ اپریل ۱۹۴۲ء

## نخبہ قادیان براستہ دیوبند

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے  
فتنہ انگار ختم نہرت اور مجموعے مدعی نبوت کی تاریخ بیان کی ہے اور مرزائی نواز اور  
مرزائی ساز لوگوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس فتنہ کے مسبب کون تھے ایک تاریخی  
دستاویز ہے جس کو دیوبندی اور غیر مقلد و باہمی جھٹلا نہیں سکتے بعض مقامات پر  
اصل حوالہ جات کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ قیمت روپے

## ختم غوثیہ کا جواز قیمت روپے

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی نے ختم غوثیہ کا جواز  
تاریخ و حدیث سے مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ مخالفین جن الفاظ کو شرک کے الفاظ قرار  
دیتے ہیں۔ ان کا ثبوت و دہشوں، دیوبندیوں کے کام کی کتب سے ہی درج کیا ہے۔

پہلی نظر

نَحْمَدُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیوبندی، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے حضرات نے ملک پاکستان کیا دوسرے ممالک میں بھی اہمیت و جماعت عقائد و نظریات کے خلاف وہ طوفان بد تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ العیاذ باللہ الصباؤ بائند !

اس کے پس پشت دراصل نجدیوں کا ہاتھ کار فرما ہے۔ حجاز مقتدس میں پہلے بھی نجدی حکومت تھی۔ لیکن یہ طوفان بدتمیزی پہلے نہ تھا۔ اس طوفان کی خلیج کو نجدیوں نے مشرق وسطیٰ تک پھیلا دیا۔ اہل سنت و جماعت کے علماء اور کارکنوں پر سختیاں پابندیاں اور ان کے لٹریچر پر پابندیاں تک عائد ہونا کس سے پنہاں ہے۔ حقیقت یہ پاک و ہند کے ان نجدی ملاؤں کے کارنامے ہیں۔ جنہوں نے حکومت نجد سے بھیگ مانگی شروع کر رکھی ہے اور پاکستان میں انہوں نے مساجد اور اداروں کے نام سے نجدیوں سے امداد حاصل کرنے کیلئے بھیگ مانگنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ کروڑوں ریال اور ڈالر کا ملنا تو اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غیر مقلدین جو اپنے تئیں ائمہ دین کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں اختلاف بھی حقیقتاً اسی کاروبار کی بنیاد پر ہے۔ ایک اپنے نجدی آقاؤں کے زیادہ قریب ہونے کے پاؤں پیل رہا ہے۔ تقریر و تحریر میں اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کو غلط انداز میں پیش کر کے اپنے نجدی آقاؤں کا قرب حاصل کرنا ان دہائی ملاؤں کا شیدہ ہے۔ شب و روز اسی سوچ میں ہیں۔ کس طرح ان نجدی آقاؤں کا مزید قرب حاصل ہو۔

علی حضرت عظیم الکبریت انا مہم ایست محمد و دین و ملت دنیست اسلام عظیم مکار

امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے عظیم نشان ادبی اور علمی لحاظ سے بی مثال  
جبر کھنڈر الایمان پر پابندی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جبکہ یہ ترجمہ سرحد دراز سے شائع  
ہوا ہے۔ دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، ضلیل احمد انبٹھوی  
انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی، احمد علی لاہوری، مولوی حسین  
مل داں مچھری اور دیگر اکابر دیوبند، غیر مقلدین حضرات کے امام عبد الجبار غزنوی، امام عبد الوہاب  
دہلوی، نواب صدیق حسن بھٹائی، میاں نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹاوی، مولوی  
الہ الدار تنسری، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبداللہ غازی پوری، مولوی حافظ  
عبداللہ روپڑی، شمس الحسن عظیم آبادی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اس کا مطالعہ  
فرمایا۔ مگر ان دیوبندی اور غیر مقلدین اکابر نے کبھی بھی اس ترجمہ کے متعلق قلم نہ اٹھایا۔ اس پر  
پابندی عائد کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

دیوبندی اور غیر مقلدین کی عقائد اہل سنت و جماعت کے خلاف سرگرمیاں  
 دن بدن تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے بہترین رقم کا لٹریچر  
 مفت تقسیم کیا جاتا اور اصل نجدی آقاؤں سے ملتی ہوئی لاکھوں کروڑوں ریالی امداد کا  
 واضح ثبوت ہے۔ اس رقم سے کچھ مساجد کی تعمیر، کچھ لٹریچر شائع کر کے اپنے آقاؤں کو  
 یہ بتا دینا کہ رقم خرچ کر دی ہے۔ اب مزید رقم کے لیے درخواستیں اور التجائیں پیش  
 کر دیں۔

اہل سنت و جماعت نے حکومت پاکستان سے کئی دفعہ مطالبہ کیا کہ مذہبی جماعتوں کو باہر سے ملنے والی امداد پر پابندی عائد کی جائے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حکومت کی طرف سے یہ اپیلیں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ

خوف واریت نہیں ہوتی چاہیے۔ تفرقہ بازی سے ملک کی تباہی  
نظر آئے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ایک خاص مذہبی جماعت کو باہر سے مالی امداد آتی ہے اور اس سے جو لڑکے پھر شائع ہوتا ہے۔ وہ تفرقہ بازی کے لیے ہی ہے۔



تقریر الایمان، کتاب التوحید، ہدایۃ المستفید، فتح الحمید، کتاب الوسیلہ وغیرہم کتب جو مفت تقسیم کی جا رہی ہیں۔ ان کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تعلق ہے۔ ان کی محبت اور الفت ان کے سینے میں ہے۔ یا کہ نہیں؟

لیکن افحس حکومت کو بار بار یاد دہانی کے اس پر عملدرآمد کرانے کا وقت نہیں مل رہا۔ اہلسنت وجماعت کے مشائخ و علماء اور عوام ان کی ذلیل و ذلیل حرکات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی جارحانہ اقدام سے گریز کر رہے ہیں۔ اس سے ملک تباہی اور اندرونی انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ملک کی تباہی اور بربادی ان لوگوں کا تو مقصود ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی، وہ جراثیم ابھی تک ان کے دل و دماغ میں ہیں۔ مگر اہلسنت وجماعت اس کی تباہی قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اکابر علماء و مشائخ اور عوام نے بڑی محنت اور کوشش سے یہ ملک بنایا۔ اس لیے وہ اس کے بچانے کی کوشش میں ہیں۔

حالات کا مطالعہ فرما کر دیکھیں تو نجدی آقاؤں کے زرخیز غلام دی مشہور نہیں۔ جنہوں نے کانگریس و اتحاد کا ساتھ دیا۔ اور مسلم لیگ کی اور پاکستان بنانے کی سر توڑ مخالفت کی۔

نجدی آقاؤں کے زرخیز غلاموں نے اپنے آقاؤں کو کوشش کرنے اور اہلسنت وجماعت کے دلوں کو مجروح کرنے کی کارروائی کے لیے سینکڑوں کتابیں پاکستان کے کونے کونے میں تقسیم کیں۔ زیر نظر کتاب "عقائد وہابیہ" لکھنے پر مجبوراً قلم اٹھانا پڑا۔ تاکہ جن کتب کی وہ مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کتب کی اور ان کے اکابر کی کتب کی روشنی میں سادہ لوح مسلمانوں کے عشق رسول جیسی قیمتی دولت کا تحفظ ہو سکے۔ کتاب کی تصنیف و تالیف میں اکثر مقامات پر وہابی کتب کی اصل کتاب کے صفحہ کی فوٹو اور اس کتاب کا ٹائٹل بیچ بھی دے دیے ہیں۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ڈال سکے۔ تاہم ادارہ سے اگر کسی صاحب کو اصل کتاب کا فوٹو بھی مطلوب ہو۔ تو خط لکھ کر منگواسکتا ہے۔

عقائد وہابیہ کا دوسرا حصہ فقہ وہابیہ پر مشتمل ہوگا۔ جس میں مختلف اعتراض کرنے والوں کی مستند کتب اور فتاویٰ سے ان کی فقرہ بیان کی گئی ہے۔ اس میں بھی ان کی اصل عبارات کی فوٹو دے دی ہیں۔ تاکہ صاحب عقل و خرد آسانی سے حق اور باطل میں موازنہ کر سکے۔

فیضیاء اللہ قادری اشرفی

مہتمم دارالعلوم قادریہ عبدالحکیم (رجسٹرڈ)

تحصیل بازار سیالکوٹ، فون ۵۸۶۶۷۳



## مدلل تقریریں

سراج النبی، یوم صدیق اکبر، یوم فاروق عظم، یوم شہید اعظم، یوم غوث اعظم، فضائل رمضان شریف کے موضوع پر مولانا محمد ضیاء اللہ قادری فی دولہ الحجیر اور باطل سوز، مستند حوالہ جات سے بھرپور مدلل تقاریر کا مجموعہ ہے جو کہ علماء کرام، خطباء، طلباء اور عامۃ المسلمین کے لیے یکساں مفید ہے۔ قیمت روپے

## عقائد صحابہ

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی تصنیف ہے اس کتاب میں قرآن و حدیث اور مستند محدثین اور مفسرین کی کتب سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد درج کیے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلمانوں کو عقائد کے معاملہ میں ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ قیمت روپے

# دعوتِ فکر

برصغیر میں شیخ محقق، شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، امام ربانی، غوثِ صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی دینی اور اسلامی خدمات کو کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان کے ادوار میں بڑی بڑی تحریکیں چلیں۔ جابرِ قسم کے حکمران بھی مسطہ ہوتے اور انہوں نے خود ساختہ دین الہی ترویج دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ النورانی کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کو یہ کہنا پڑا۔

گردن نہ جھکی جس کی ہبائے گبر کے آگے  
جس کے نفس گرم سے پہلے گرمی حسد  
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان  
اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر دار

ان اکابر نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں عشقِ رسول کی شمعِ فرداں کی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و محبت کا وہ درس دیا۔ جو ان کے رنگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ اسی عشقِ رسول کی بنا پر گھرِ گھر مسلمان میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ، اشعۃ اللمعات، شرح مشکوٰۃ، شرح فتوح الغیب، اخبار الاخیار، جذب القلوب وغیرہم۔ امام ربانی غوثِ صمدانی محبت و الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مکتوبات شریف۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حجتہ اللہ البالغہ، ازالۃ الخفاء، انکسار العارفین، انبیا فی سلاسل اولیاء الدرائس وغیرہم، اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر عزیزی، تحفۃ الثائر عشریہ، اور فتاویٰ وغیرہم تصانیف اس حقیقت کا منہ پر بتا ثبوت ہیں۔ آج بھی

ان کتابوں کا مطالعہ عشقِ رسول میں اضافہ اور قربِ خداوندی کے حصول اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

ان حضرات کی تعلیمات سے مسلمانوں کے ذہن اور قلوب متزین تھے۔ جس کا بے شمار اثر یہ تھا کہ عام مسلمان بھی نبی اکرم، رسول معظم، محبوب ربیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پر اپنا مال اور جان قربان کرنا بہت بڑی عادت سمجھتا تھا۔

ہندوستان میں جب انگریز حکمران ہوا۔ تو انگریز نے لندن و آسٹ ہاؤس ایک اجلاس طلب کیا۔ جہیں اُس نے اپنے دانشمند، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا۔ کہ

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔

کیونکہ جب تک ان میں یہ چیز ختم نہ کی جاتے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا۔ کہ مسلمانوں سے کچھ حضرات کو خرید لیا جائے۔ اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بحث ہو۔ کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہیے۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام اسماعیل تھا۔ آگیا۔ اور اُس سے ایک کتاب لکھوائی۔ جس کا نام اُس نے "تقویتہ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی۔ لیکن حقیقت میں تقویتہ الایمان یعنی ایمان کو فروغ کر دینے والی تھی۔

مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی فاضل جامعہ ازہر دمصر، جو کہ شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی علیہ الرحمۃ کے تحت جگر بھیں۔ اپنی کتاب "مولانا اسماعیل اور تقویتہ الایمان" نے صفحہ ۵۱ رقمطراز ہیں کہ

مذکر قمر السارایم۔ اے نے عربی میں کتاب العلامہ فضل حق الخیر آبادی لکھ کر



عثمانیہ ریویو سٹی حیدر آباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے صفحہ ۱۵۲ پر لکھا ہے کہ

پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی تھی۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بڑی کو لاہور لکھا ہے۔ اور اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انگریزوں نے کتاب تقویت الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔

انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ مسلمانوں میں ایک اضطراب سا پیدا ہوا چنانچہ خود اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی کی تحریریں اس کی شاہد ہیں کہ اس کتاب میں شدت ہے۔ تھانوی صاحب نے اسماعیل دہلوی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔

ان دوجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔

گو اس سے شورش ہوگی۔ مگر توقع ہے کہ بھر کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواحِ شامہ ۱۰۳-۱۰۴)

انگریز کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں۔ لڑیں۔ بھڑکیں تاکہ ان میں فرقہ واریت کی فضا پیدا ہو جائے۔

اسماعیل دہلوی کی اس کتاب سے ہندوستان میں مسلمانوں میں شورش ہوئی۔ دیوبندی اور بریلوی حضرات کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تک سب متفق ہیں۔ اختلاف تو اسماعیل دہلوی سے ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اسماعیل دہلوی سے متفق نہ ہوتے بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کو جاتیہ داس سے بے دخل کر دیا۔ جس کا تذکرہ

شیخ المسلماء علامہ شاہ فضل رسول دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس طرح فرمایا ہے کہ مولوی اسماعیل کی فکر میں مد سے اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ اُن کو اس سبب سے اُن سے ناراض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام ملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کر دیا۔ مگر مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا۔ اب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ مولوی اسماعیل کھلے بندوں لیل کیلے۔ تین چٹے فساد کے دین میں اُن کی ذات سے جاری ہوتے۔

(سیف البہار ص ۴۸-۴۹)

غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی نے ہدیۃ الہدی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

مقدمین عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار رکھا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ کہ امور مردہ یا محرم کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر اس تشدد سے ان کی شرک اصغریا اس کا سد باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو صاف فرماتے۔ مگر نہ وہ دین میں سخت غالی اور تشدد فی الدین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرآن عامیوں کی علامت ہے۔ جو دین سے خارج اور جہد شکن ہیں۔ (ہدیۃ الہدی ص ۲۶ سطر ۱۲ مطبوعہ دہلی)

مختصر یہ کہ مقدمین عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی ایسے دو شخص پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسلمانوں میں فرقہ واریت کو جنم دیا۔ اور مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی۔ انھیں اللہ رب العالمین اہل سنت و جماعت کو ان ہر دو حضرات سے قطعاً کفر و فحشیت نہیں۔ بلکہ ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان ہر دو حضرات کے نظریات باطلہ کو فروغ دینے کے لیے مختلف ناموں سے پاک و دہندہ لوگ کام کرنے لگ گئے۔ اور ہر دو کو وہ اپنا بزرگ اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ پاک و دہندہ میں ان کو دیوبندی، غیر مقلد (اہلحدیث) جماعت اسلامی، تبیینی کے



ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ صرف اہل سنت و جماعت ایک ایسی معتدس مجتہد ہے۔ جو ان ہر دو حضرات سے عقیدت اور محبت نہ رکھتے ہوئے ان کے نظریات باطلہ سے بیزار ہے۔ اور ان کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تردید میں مصروف ہے۔

اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خوش چین حضرات نے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے کئی کتابیں لکھیں۔ اور ان کی خوب تشہیر کی۔ کتاب ہذا میں انہیں کتب سے ان کے عقائد باطلہ پیش کیے گئے ہیں ساتھ ہی کتابوں کے اصل صفحہ کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب انصاف اس کتاب اور اس کی اصل عبارات کو پڑھ کر ان عقائد باطلہ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے بیان کردہ عقائد حقہ اہل سنت و جماعت پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کریں۔

یہی وہ نجدی دہابی عقائد ہیں جن سے امت مسلمہ انتشار کا شکار ہوئی۔ اور فرقہ واریت کو فروغ ملا۔

فرقہ واریت کے مخالف حضرات واقعی اگر وہ اس میں مخلص ہیں۔ تو یہ کتاب ان کے لیے دعوتِ فکر ہے۔ اور فکر ایسے عقائد باطلہ کے خلاف جہاد کریں جن سے مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہوا۔ اور مذہبی سکون پائیماں ہوا۔ جن عقائد باطلہ کی وجہ سے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں بلکہ مسجدوں میں جنگ و جدل کا بازار گرم ہے۔ اور ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کریں۔ جو خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت اطہا اولیاء کاملین اور ائمتہ مسلمہ محدثین اور مفسرین کے عقائد تھے۔

وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْإِسْلَامُ



## اکابر دہابیوں کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد

مولوی اسماعیل دہلوی جو دہبندی اور اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

”اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے“ ایک روزہ فارسی مشاعرہ ۱۸۸۵ء  
مولوی شہناز احمد امرتسری نے لکھا ہے کہ:-

”اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے“ کہنا عین ایمان ہے۔

(انبار الہدیہ) امرتسر ۲، ۲۲ اگست ۱۹۱۵ء

اللہ کے افعال قبیحہ

”افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔“

(الجمہ المقل جلد اول) ۲۷

اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

(الفصلہ الجازیہ ص ۲۱) ۳

قاضی عبدالاحد خان پوری الہدیہ نے لکھا ہے کہ:-

”مولوی شہناز احمد امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مشکلیں قرار دیتا ہے“

(الفصلہ الجازیہ ص ۲۱) ۳

مولوی رحیم الزماں صاحب الہدیہ لکھتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے“ (برہان الہدیہ ص ۲۱) ۳

۱۔ ایک روزہ صفحہ ۸۰، ۸۱ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۰، ۱۹ پر دیکھئے۔

۲۔ الہدیہ المقل صفحہ ۳۱، ۳۲ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۲، ۲۳ پر دیکھئے۔

۳۔ الفیصلہ الجازیہ صفحہ ۲۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۵ پر دیکھئے۔

۴۔ الفیصلہ الجازیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۶ پر دیکھئے۔

۵۔ برہان الہدیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۹ پر دیکھئے۔





کہ صفت کمال نہیں کہ شخصہ کہ قدرت بر حکم کند ہے وارہ۔ وپہر برایت معلوم ہوتا ہے  
 حکمت تنزیہ از طوشت کذب حکم بہ کلام کاذب نے نمائہ ہاں شخص مدح سے گرد۔  
 بہ سبب عیب کذب انصاف بہ کمال صدق بخلاف کسی کہ لسان او ادا شدہ  
 وادھر و حکم بہ کلام کاذب نمی تواند کرد یا قوتیت مقلدہ او فاسد شدہ باشد کہ نقد قضیہ غیر  
 مطابقہ واقع نمی تواند کرد۔ یا شخصے کہ ہر گاہ کلام صدوق سے گوید کلام مذکور از و صادر  
 سے گردد۔ و ہر گاہ ارادہ حکم بہ کلام کاذب سے نمائے آواز او ہند سے گردد یا زبان او باز  
 سے شود۔ یا کسی دیگر دین او را بن سے نماید یا حلقوم او را حنہ سکند یا کسی چند تعنا یا  
 صادر کرد یا اگر تہ است و اصل بر ترکیب تعنا یا کسی دیگر قدرت سے دارد۔ ہذا علیہ  
 کلام کاذب از و صادر سے گردد۔ ایں اشخاص مذکورین نزد عقل قابل مدح نہ ستند۔  
 و بالحدیث مدح حکم بہ کلام کاذب تر لغات عیب الکتب است و من التوثیاد  
 صفات مدح ست و بنابر محرم از حکم بہ کلام کاذب۔ چگونہ از صفات مدح نیست۔ یا  
 مدح آں بسیار آرد و ان است ہذا مدح اول۔

قولہ واکبری دلیل الخ

اقول۔ ایں دلیل کبری قیاس اول ست یعنی ہر جہ متع است داخل تحت  
 قسمت۔ ایہ نیست۔

تغی نہ اند کہ اگر مراد از لفظ متع دریں مقام متع ذاتی ست کہ ایں مقدمہ سلم  
 ست اما ضمیمہ ست نہ کہ اگر مراد از لفظ متع مذکور متع ذاتی نیست تا مذکور کبری مدح گردد

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ الْغَنِيُّ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ الْغَنِيُّ

بجہ اللہ الکریم النعمان دین آیات سعادت التیام ہر روزہ نماز و عبادت  
 شستہ لایں غنوم قدرت پر تو جہاں اللہ ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ

فی تنزیہ

المُعْرِضُ الْمُنْزِلُ

تہذیب و تصنیف شریف علامہ شریف الدین محمد بن علی

در سر سبز ہونہ

بہنام السید البیہود البیہود محمد الدردی

قَدَرُ الْمَطْبَعِ الْبَکَرِيِّ الْقَائِمِ فِي

چونکہ معتزلہ من کلام لفظی کو کلام باری کہتے ہیں کیونکہ کلام نفسی کے توہم پر مبنی ہیں تو یہ غلط ہے  
 یہ ہوا کہ کلام لفظی از قبیل افعال ہے اور قبیل صفات تو جس صدق و کذب کو اسکی صفت کہا جائیگا  
 وہ بالبدیہ صفت فعل ہوگی نہ صفت ذاتی ہمارا مطلب اس موقع میں فقط یہی ہے کہ صدق و  
 کذب مذکور صفات فعلیہ ہیں سو وہ تو کجوا الدنایہ و ظاہر ہو گیا اگر وہ باطن ہمارے مفید و مصلحت  
 مذکور سے اور معلوم ہو گئیں اول تو یہ کہ صدق و کذب مذکور کے ثبوت متنازع کے لئے جو کہ صفات  
 فعلیہ ہیں داخل ہے بیج و جو سمجھا نہ لائیں فعل القبح سے استدلال کرنا معتزلہ کا مشرب ہے و جسے  
 یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ امر مسلک اہل سنت کے خلاف اور باطل ہے چنانچہ میر صاحب کا یہ ہونا  
 علی السہم و مستشرق بطمانہ فرماتا اسکے لئے دلیل کافی جو وہ دھڑلے باطنیہ رکھنے کے قابل ہیں۔  
 مقدمہ ہفتم

ہر اہم یہ ہے کہ صدور قبایح اور قدرت علی القبیح میں زمین آسمان کا فرق ہے امر اول کو عند  
 اہل السنۃ پر نسبت ذات خالق و کمالات محال کہا جاتا ہے تو امر دوم کمالات میں سے ہے سب  
 جانتے ہیں کہ ذات الخالق شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی قوت نہیں ملتی لیکن افعال قبیحہ  
 کو فعل دیگر کمالات ذاتیہ مقدمہ باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو ہون کے صدور  
 میں ہے نفس مقدمہ زمین اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی اگر ہوتا ہے تو کمال مقدمہ ثابت ہوتا  
 ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے میں محرم مقدمہ علی امکان توجہ داخل کمال اور کمالات  
 اہل سنت میں سے ہے باطل ہونا یا کتب عقاید میں قدرت تعالیٰ ہم سائر کمالات اور کمالات  
 مقدمہ موجود ہے اور ہر امکان کو مقصود مقدمہ کہنا سب کا قول ہے یہ صورت مقدمہ قبیحہ میں  
 سواؤلئہ مذکورہ امتناع ذاتی میں سے کسی کا تحقق لازم نہیں آتا تو اب افعال قبیحہ کو قدرت تعالیٰ حق  
 تعالیٰ شانہ سے کیونکہ خارج کہہ سکتے ہیں البتہ جو امور ایسے ہوں کہ انکے امکان صدور سے انکساک  
 ذات علی نفسہا یا انکساک لازم ذات لازم آئے جیسے اکل و شرب وغیرہ تو اگر قدرت تقدیر سے  
 خارج ملنے تو حق ہے کہ لایق علی السبب بالحد قبایح کے صدور کو ممکن الفاظ کہنا بجا اور مذہب  
 اہل سنت ہے البتہ جو امتناع بالذات کے تحقق و صدور کے کسی مرتبہ نہیں آسکتی جسکا خلاصہ  
 جو قبایح تحت القدۃ داخل ہو کر جو حکمت و عدل و تقدس متبع الوقوع میں یہ ہرگز نہیں کہلاو

الحمد المثل صفحہ ۴۱ کا اصل نوٹ

من ذال کا دعویٰ کیا جائے بلکہ امر میں مذکور میں سے کسی ایک طریق سے امتناع ذاتی کا ثبوت  
 ناممکن ہے یعنی یا تو یہ امر متفق ہونا چاہئے کہ در صورت کذب کلام لفظی انکساک ذاتی لازم آتا  
 من ذات الملزوم ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ کسی دلیل سے معلوم ہو چکے کہ کذب مذکور قدرت تقدیر سے  
 الامتناع خارج ہے اور بالظہار فی اللغۃ متعہ امتناع ہے کسی دوسری صفت مثل حکمت و عدل وغیرہ  
 اس وجہ سے متعہ نہیں اور اگر دلیل عقلی ہو تو یہ ضرور ملحوظ ہے کہ در صورت کذب کلام لفظی ذاتی امتناع  
 میں کوئی توجہ و تفصیل لازم آتا ہے یا صفات ذاتیہ میں یا صفات اضافیہ فعلیہ میں جب تک کہ اس امر  
 نہیں ہوگی محض لزوم نقص مطلق سے فرق ثلث کا مدعا یعنی امتناع ذاتی ثابت نہ ہو گیا کیونکہ حسب  
 ضرورت سابق نقص فی الصفات الذاتیہ کا اور حکم ہے اور نقص فی الافعال کا دوسرا حکم ہے نقص  
 اول متعہ بالذات ہے تو نقص ذاتی متعہ بالذات سے سو یہ بھی ملحوظ ہے کہ کذب کلام نفسی کے متعہ  
 لی جو ہے کلام لفظی کا امتناع ثابت کرین تو یہ بھی بیان فرما دیں کہ ہر دو معنی مذکورہ کلام نفسی میں سے  
 ہوتے معنی مراد ہیں اور اول معنی میں امتناع کذب کیسا ہے ذاتی یا بالذات یا بالذات یا بالذات یا بالذات  
 تو یہ امتناع بالذات و اعتراف امتناع فریق ذاتی کا ابطال لغویہ ثابت ہو جائیگی عقلیہ ہون یا عقلیہ کیسیا  
 حتمیہ ذاتی یا امر سب پر روشن ہے کہ جو حضرات عقیدہ علی مطابق اللواحق کو مقدمہ باری کہتے ہیں  
 اور حکم یہ طے ہے کہ باوجود انکشاف واقع اور امکان عدم مطابقت تعین علی و امی کا مقدمہ اصدار قدرت  
 باری علی سلفانہ میں داخل ہے یہ دعا پر گز نہیں کہ سبب عدم انکشاف واقع امر غرضی ہو چو کہ کتب کو  
 یہ دلیل کہنے تعین علی و امی کا مقدمہ متعہ علی مقدمہ باری ہے و یہ ہونا باری کی لایق فی من کان لہ  
 علیہ و امی کا معنی و چوتھے یعنی مثلاً حالت خود زید میں نہ صاحب باری کو ہو سکے تو رکاع علم عام ضروری  
 ہے اور تعین زید قائم کے ذات واقع ہو گیا بھی ہو یا اور انکشاف ہے مگر اوچھا اسکے بقصد و اختیار  
 جو کہ قائم کا مقصد فرماؤ اور لباس حرمت و اخلاط و ظاہر کے ملائکہ و عیاد و زینت کر دینا اور استعمال کی قدرت  
 تدبیر میں داخل ہے یہ نہیں کہ حالت خود زید میں بسبب عدم علم غلطی انکشاف او سکون قائم ہو کر جملہ  
 زینت قائم فرمادینا جس سے ممکن ہے کذب فی العلم یعنی جملہ کہنا چاہئے اسکی امتناع ذاتی میں کہ کہ ہم سے  
 فنا صیغہ نکلا اگر ناب امتناع میں انفرامین امکان کذب فی الکلام لفظی ہے انکساک کذبہ عدم  
 امر مذکور

الحمد المثل صفحہ ۴۲ کا اصل نوٹ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنكون من الغافلين

السبب

## الفصلة الحجازية السلطانية

بين اهل السنة

وبين الجهمية الثنائيه

مؤلفه

ذات السجده محمد بن عبد الوهاب بن محمد بن عبد الوهاب

محل مقیم مشہر راولپنڈی

محلہ تالاب پختہ

مطبوعہ آمان پریس راولپنڈی

الفصلہ الحجازیہ منسوخہ طبع

سے بڑھکر اس کی مجلس سے بچنا چاہئے۔ میں اس جگہ اس کے چہل اور کفر کی ایک مثال  
 سناتا ہوں تاکہ اس کا چہل اور کفر ظاہر ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وہ باطل کو  
 البطل کے ساتھ رد کرتا ہے وہ منافق بظاہر اسلام کی نصرت کے واسطے جاتا ہے  
 اور حقیقت میں خود کافر بلکہ اکفر مگر اسلام کی جنگی کر کے آتا ہے جیسے کہ علماء نے  
 مثل بیان کی گمن رام بنی قحط قدم معصوم بنی جیسے کوئی ایک مکان بنانا چاہے سو ایک  
 شہر کو بند کر دے یا جیسے کہ علماء نے مثل ابی حوجت الثمامہ تطلب قرین غادات  
 بلاؤن یعنی شتر مرغ بخلا دو سینگ و معرہ نے کو سو کھو یا دوزن کان یہ زندق  
 میں جاتا ہے اسلام کی مدد کے واسطے سو اسلام کی جنگی کر کے بیڑیاں کے واپس آتا ہے  
 چنانچہ یہاں راولپنڈی میں آ رہے کے ساتھ بحث کرنے کو آیا اور اشتہار دیا اور عوام کو  
 جمع کیا اور یہ کہ شیخ پر کھڑا کیا۔ اس آ رہے نے قرآن پر اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے  
 ان الله على كل شيء قدير یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن اپنی مثل بنانے پر بھی قادر

ہے یا نہیں۔ سو اس اہل اناس نے کہا کہ ہاں قادر ہے اپنی مثل بنا سکتا ہے۔ دیکھو اس  
 اکفر انکافریں، جہل اناس کو اس غیبت کے پلید مونسیت کتا کفر عظیم بخلا جس کا کوئی  
 کافر بھی قائل نہیں ہو سکتا۔ تنزیہ و تجویس جو سب سے بدتر مشرک ہیں اس نے کہ قائل  
 کے قائل ہیں ایک قائل خیر حیکو نور کہتے ہیں دوسرا قائل شر حیکو خلعت کہتے ہیں۔ لیکن وہ  
 وہ لوگ ان دونوں کسم مثل ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے اس بات کے  
 قائل ہیں کہ قائل خیر یعنی نور نے قائل شر یعنی خلعت کو پیدا کیا پس وہ اس کا مخلوق  
 ہو اسودہ لوگ اس کو ناقص اور مشہور بہ بدوہ شکل ظلمانی کہتے ہیں اور قائل خیر کو تدبی  
 نورانی کہتے ہیں سو دس لوگ بھی مثلیت کے قائل نہیں ہیں چنانچہ یہ بحث کتاب انہار  
 کفر شامہ کے صفحہ ۵۵ سے تا صفحہ ۵۷ خوب بسط و تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے اور کتاب  
 تذکرہ کے صفحہ ۳۱ میں اس مسئلہ کی نقل فتح الباری سے بھی موجود ہے اور خاک  
 کی کتاب سہمی، سوطہ اسد العزیز، الکیم الباری علی متن الحافظ عبد الکریم اللاری کے صفحہ ۲  
 سے تا صفحہ ۳ بھی مرقوم ہے۔ اس میں صفحہ ۳ میں لکھا کہ یہ اعتراض سب سے پہلے  
 شیطان کیا اور حافظ ابن القیم کی کتاب مفتاح دار السعاده جلد اول صفحہ ۳۳

ہوگی جیسے کہ پہلی تو بہ تھی۔ اور اگر زندقہ منافق آدمی اپنے دل سے خالص ہو کر کے تو اللہ  
اُس کی توبہ قبول فرما دے گا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے نہ جانتا ہے کہ توبہ اس کو دل سے ہے۔  
لیکن ہم لوگ غیب سے نہیں جانتے اس لئے اُس کی توبہ نہیں قبول کرتے اور نہ قتل وغیرہ جو اُن کی  
سزا ہے اُس سے ہٹاتے ہیں۔ (چنانچہ کتاب اظہار کفر شفاء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۳ میں شیخ  
الاسلام کے کلام سے مفصل بیان ہوا)۔

اور اُس کے قتل کی ایک اور دلیل بھی ہے لیکن مجھ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ جس  
اُسکو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا یا نہیں لیکن حرم شریف میں اور مجالس میں ہزاروں  
کی تہہ اور وہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلَّهُ لِلَّهِ۔ ترجمہ: اور لڑتے رہو اُن کفار سے یہاں تک کہ دین سارا کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے  
اور شفاء اللہ لحد زندقہ کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اُس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نامہ  
صابغین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا مطلق  
فراع کا ہے جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اسکا دھواں  
چھریوں مرزا بیوں کا ہے جو دشمن ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جو لوگ  
ان تین پیغمبروں کے مقابل ہیں البیت درہمیت کے مدعی و مفر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا  
بوجہل کہ ہے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اس سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ شلیت کا قاتل  
تھا اور یہ زندقہ اللہ عزوجل کی ہزاروں مجلس خوار و تہمت ہے یا تو خود چٹا بچہ آگے آئیگا انشا اللہ  
تعالیٰ بلکہ اُس کا تمام دین غیر اللہ کا ہے بکروہ اصول ستہ اُممیت اللہ کا انکار ہے پس  
وہ حکم تسلیم کرنا واجب الفل ہے تاہم۔ اور تفصیل اس کی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے قول سے  
کتاب اظہار کفر شفاء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۱۲ میں بیان ہو چکی ہے۔ (اور یہ گفتگو اور بحث  
خانہ کی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے رد پر واقع ہوئی تھا اور اُنکی تحقیر چاہیں چاہیں  
کی ہوگی اور اُن میں جناب مولوی عبد القادر صاحب تصوری صدر راجن خلافت پنجاب اور  
جناب مفتی عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث مسجد جلیان لاہور اور خانہ کسار کاٹار  
بھائی مولوی مظفر الدین ساکن داد پور بھی موجود تھے۔ اور مولوی اسماعیل صاحب دہلی اور  
مولوی اسماعیل صاحب غزنوی وغیرہم بہت رگ پنجاب اور ہندوستان کے۔ اور مولوی مظفر الدین  
تومیسے ساتھ اہل المؤمنین کے موثر پر سوار ہو کر گیا تھا۔ اگر کسی کو شک ہو تو ان حضرات سے

قادر فیض کرام ہر مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات اور اصل نوٹو بھی آپ نے  
ملاحظہ فرماتے۔ مولوی اسماعیل صاحب دہلی جو کہ دیوبندی، غیر مقلدین، تبلیغی اور  
جماعت اسلامی کے مسئلہ بزرگ اور شہید ہیں۔ ان کی تصنیف بیکروزہ ہے۔ ابجد المقل  
دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کی تالیف ہے۔ غیر مقلدین  
ابجد میں حضرات کے نواب وحید الزماں صاحب حیدر آبادی جو کہ مترجم صحاح ستہ  
ہیں کی کتاب ہدیۃ المہدی ہے۔ الفیصلۃ المجازیہ یہ غیر مقلدین حضرات کے قاضی  
عبدالاحد خان پوری کی تصنیف ہے۔ جمہیں انہوں نے اپنے مسلک کے مولوی  
شہناش احمد تسری کا عقیدہ اور نظریہ جو انہوں نے آریہ کو جواب دیتے ہوئے عوام  
کے سامنے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مثل بنا سکتا ہے۔

یہ کسی اہل سنت و جماعت کے عالم کی تحریر نہیں۔ بلکہ غیر مقلدین حضرات کے مولوی  
عبدالاحد خان پوری کی تحریر ہے اس کو آپ الزام نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اسکو حقیقت  
تسلیم کریں گے۔ لیکن صرف مولوی قاضی عبدالاحد خان پوری نے صداقت اور برأت  
سے کام لیکر مولوی شہناش احمد صاحب امر تسری کو اکفر الکافرین۔ اہل انکس قرار دیا۔  
اب ابجد میں حیرت توحید توحید کا نام لیکر اہل سنت و جماعت کے اکابر پر کفر و شرک کے  
فتوؤں کی پوچھ پڑ کرنا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں نے تو  
بیدینی اور گمراہی کے فروغ کے لیے دروازہ کھولا ہے۔





مولوی وحید الزمان الحمدیث نے لکھا ہے کہ۔  
 "اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلیٰ اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے" (ہدیۃ المہدی جلد ۱ ص ۱۸۱)

مولوی عبدالمبارک سقانی الحمدیث لکھتے ہیں کہ۔  
 "اللہ تعالیٰ عرش پر ہے" خدا تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے۔

(استواء علی العرش ص ۳۵)

"صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بنام عرش عظیم پرستوی ہے ہر جگہ نہیں۔"

(استواء علی العرش ص ۳۵)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور الحمدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے چھوٹا ہے اور نہ اس سے بڑا ہے۔" (فتاویٰ حدیثیہ متاخرہ مصر ص ۱۷۷)

مولوی محمد حسین صاحب بنالوی الحمدیث کا عقیدہ ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے۔"

(اخبار الحمدیث ۲۴ اتر سہ ماہی ۲ اپریل ۱۹۰۵ء)

مولوی عبدالستار دہلوی الحمدیث نے لکھا ہے کہ۔

"اللہ ہر جگہ نہیں" خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہرہ وغیرہ فرقہ خوار کا باطل عقیدہ ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ ص ۴۲)

"اللہ محتاج ہے" علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر متقدمین الحمدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد باطلہ کی کتاب فتاویٰ حدیثیہ میں درج کیے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے گلِ بُر کا محتاج ہے۔"

لے ہدیۃ المہدی ص ۱۱، کا اصل نوٹ، صفحہ ۳۱ پر دیکھتے۔

لے فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۳۲ پر دیکھتے۔

والا فعل کا قائل کل یوم موقی شأن ولا يجوز اطلاق الحركة والامثال على فعله وان صرح عليه بالحركة والامثال من مكان الى مكان كما قال وجاء ربك وقال هل ينظرون الا ان ياتيهم الله وفي الحديث ايتته هرو ولما خرج البخاري وابن الاثر في كتاب السنة عن فضيل بن عياض احدا لا ولياء الكرام والاشياء العظام قال اذا قل لك الجرمي انا اكره ان يزول عن مكان فقل انا ومن يرب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة انه نقل عن نزل يخلو من العرش وهذا هو الانتقال وحكي عن ابن قتيبة انه ينزل كما انما نزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصل الجبار الى كرسيه والصعود والنزول والحيث والايان لا تصور الا بالحركة والانتقال واخطأ الشافعي عن من احبنا حيث قال تعال شيعتنا ابن جرير الطبري ولا يصح عليه الانتقال لان لم يرد دليل شرعي على استحالة ذلك اخطأ الياقوت الشافعي حيث قرر مذهب السلف انه تم برئ عن الحركة والانتقال ثم عزاه الى شيعتنا عبد القادر الجيلاني اذ لم يأت بقول واحد من السلف على ذلك البراءة نعم حركته وانتقاله بلا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما ان حدثا لا يشابه حدثا فحركته وانتقاله عبارة عن ظهور وتجلي في محل بخر غير المحل الاول وهو مصير بلا مزية ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل في رسالته الى سدد بن مسرهد انه سبحانه اذا نزل فلا يخلو من العرش والنهي والظهور في مكانين مختلفين او في امكنة مختلفة متعدد حق في ان واحدا لا يستحيل في ذات الله تعالى انما المحل تمكن المكان في مكانين مختلفين وان



منهم وقد كنت اليه من اجله اهل عصره علما وورقة سنة خمس وسبع مائة من فلان الى الشيخ الكبير العالم امام اهل عصره بزمه ايامه فانا انما كنا في امة زمانا واخرتنا جدا بقل فيك اعراض الفضل احسانا الى ان ظهر لنا خلاف موجبات الحق بحكم ما ينطبع العقل والحس وحل ينك في القيل باقر. اذا غربت الشمس وانك اظهرت انك قائم الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وانه اعلم بقدرك وبنيتك والاسلام مع العدل ينتج ظهور القبول وما راينا آتيا من الا الى ذلك الاستار والاعراض باتباع من لا يوافق بقوله من اهل الاهواء والاعراض فهو سائر زمانه بسبب الارصاف والذوات ولم يقع بسبب الاحياء حتى يحكم بتكفير الاموات ولم يكفه التعرض على من تأخر من صالحى السلف حتى تمضى الى البدر الاول ومن له اهل المراتب في الفضل فباوهم من هؤلاء ضلوا يوم القيامة وحيات ان لا يناله غضب واتى له بالسلافة وكنت ممن سمعه وهو على منير جامع الجليل بالساجية وقد ذكر هو بن الخطاب رضى الله عنه فقال ان عمر له خلعتان ولبات واى بليات واخير عنه بعض السلف انه ذكر على بن ابي طالب رضى الله عنه في مجلس آخر فقال ان عليا اخطأ في اكثر من ثلاثمائة مكان فيايت شمرى من ابي بصل لك الصواب اذا اخطأ على بزمك كرم الله وجهه وصر بن الخطاب والان قد بلغ هذا الحال الى منتهى الامر الى مقتضاه ولا يتفنى الا القيام في امرك ودفنك شرك لانك قد اقررت في الحق ووصل اذالك الى كل ميت وحى ونزلى القبر شرعا لله ولو سوله وبلغ ذلك جميع المؤمنين وسائر عباد الله المسلمين بحكم ما بقوله العلماء وهم اهل الفروع وارباب السيف الذين بهم الوصل والقطع الى ان يحصل منك المكف عن اعراض الصالحين رضى الله عنهم اجمعين اه. واعلم انه غالب الناس في مسائل فيه عليها التاج السبق وغيره فما خرق فيه الاجماع قوله في على الطلاق انه لا ينع عليه بل عليه كفارة بين را بقل بالسكارة احد من المسلمين قله وان طلاق الحائض لا يقع وكذا الطلاق في طهر جامع فيه وان الصلاة اذا تركت عمدا لا يجب قضائها وان الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها وان الطلاق الثلاث برد الى واحدة وكان هو قبل اذالك ذلك نقل اجماع المسلمين على خلافه وان السكوس حلال ان اقطعها وانها اذا اخذت من التجار اجزائهم عن الزكاة وان لم تكن باسم الزكاة ولا رسمها وان اللواتح لا تنحس موت حيوان فيها كالذابة وان الجنب يسلى نظوما بالليل ولا يؤخره الى ان يغسل قبل الفجر وان كان بالبلد وان شرط الواقف غير معتبر بل لو وثق على الشافعية صرف الى الخفية والمكس وعل الفضة صرف الى الصوفية في احوال ذلك من مسائل الأصول مسئلة الحسن والقيح التزم كل ما برده عليها وان مختلف الاجماع لا يكتف وزا يفسق وان ومانا. جاته تعالى عما يقول الظالمون والجاحدون عوا كبيرا اهل الحوادث تعالى الله عن ذلك وتقدس واه مرتك يذوق ذاته انذره الشك للجزء فقال الله عن ذلك وتقدس وان اقتران محدث في ذات الله تعالى الله عن ذلك وان العالم قد تغير بالنوع ولم يزل مع الله خلوا دائما بخله موجبا بالذات لا فاعلا بالاختيار تعالى الله عن ذلك وقوله بالحكمة والجهة والانظام وانه بقدر العرش لا اسنر ولا اكبر تعالى الله عن هذا الانفراد. التثني القبيح والكفر البارع الصريح وغفل متبعيه وشك عمل معتقده وقال ان الدار ثنى وان الانبياء غير معصومين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياء له ولا يرسل به وان انشاء السفر اليه بسبب الزيارة مصيبا لانه الصلاة فيه وسبحم ذلك يوم الحاجة ماسة الى شفاعته وان التوراة والا انجيل لم تبدل انفاذها وانما بدلت معانيهما اه وقال بعضهم ومن نظر الى كتبه لم ينسب اليه اكثر من مائة السائل غير انه

اللہ مرکب ہے اور فاعل مختار نہیں | اللہ تعالیٰ مرکب ہے، اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں، اللہ تعالیٰ عمل حوادث ہے | (فتاویٰ حریش صفرہ ص ۳۳)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے | مولوی عبد الجبار راشدی دہلوی ہی رقمطراز ہیں کہ:-

”مرتب خداوندی کا شقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے۔“

(استواء علی العرش ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ بھولا دینے والا ہے | دیوبندیوں کے مولوی محمود احسن صاحب قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ

تعالیٰ کو بھولا دینے والا قرار دیا ہے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا۔ (پا ۱۵ ع ۱۵) | سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا۔ اُس اپنے دن کو بھلنے کو۔ ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی بھلا دینے والا ترجمہ کیا ہے جو کہ درج ہے۔

”تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے۔ ہم نے تم کو بھلا دیا۔“

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ | اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔

قاری میرزا کرام | اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ترجمہ کتنا اعلیٰ ہے۔ جس میں عظمت خداوندی آشکارا ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ دعا، دھوکہ اور مذاق کرنے والا ہے | دیوبندی حضرات کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 اِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (پہ ع ۱۷) اور وہی ان کو دغا دے گا۔

مولوی صاحب نے اس کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن پہ ع ۱۸)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ | سبے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے

نہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔ (پہ ع ۱۸)

قاریضے فرام: اللہ تعالیٰ کے متعلق منہ جبرہ بلا عقائد اور نظریات جو درج کئے گئے ہیں۔ دیوبندیوں، بغیر مقلدین، جماعت اسلامی، و تبلیغی جماعت کے اکابر کی کتب سے درج کیے گئے ہیں۔ اور ان کی اصل کتب کی فوٹو بھی ساتھ ہی دے دی ہے۔ تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

اسب مسلمانوں کو دعوتِ خور و فکر دی جاتی ہے کہ ایسے عقائد

اور نظریات درج کرنے والے حضرات نے اسلام کی کیس خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو کیا درس دیا ہے۔ جبکہ کسی غیر مسلم سے بھی آپ بات کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کی شانِ قدس میں کبھی بھی ایسا نظریہ اور عقیدہ قطعاً زبان پر نہیں لاتے گا۔

ایسے نظریات اور عقائد رکھنے اور لکھنے والے حضرات کو جو اپنا اکابر، بزرگ، مجدد، محدث اور مفسر قرار دیں۔ انہوں نے عظمت

توحید کیا سمجھی؟

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

اور یہ قرآن، تو یقیناً ہی ہے سراسر جن و انون ہے

عکسی قرآن مجید

میکمل ترجمہ تفہیم قرآن، فی فوائد توفیق اللہ تعالیٰ تا سورۃ آل عمران  
 از محمّد الاسلامی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب  
 دہلی، مولانا محمد امجد علی صاحب دہلی، مولانا محمد امجد علی صاحب  
 دہلی، مولانا محمد امجد علی صاحب دہلی، مولانا محمد امجد علی صاحب

دَارُ التَّصَنُّفِ لمیٹڈ شاہراہ لیاقت۔ صدر کراچی (پاکستان)











و غیر کے بغیر سے کہہ چکے ہیں یہی اسی دلائل سے یہ بھی پرستیدہ والا خدا الفاروق  
 بینہما پس آپ ان دونوں میں کوئی فارق غور ہم کہتا ہیں اور آپ حجت قمری فرماتے ہیں !  
 اور ارم و دم آپ کی ذات کے ساتھ منسلک ہے وہ سب کے کہ آپ کے از و من زیادہ اپنی تفسیر  
 عربی میں تخریص قرآن کی کہ ہے اور عقائد آپ کے اہل اسلام کے عقائد سے باطن اور مخالف  
 میں نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کہا ہو یا سائنہ و صفات ایمان ہے اور نہ ملائکہ کے ساتھ آپ کا ایمان  
 ہے کہ ان کو بتایا کفار و مجرمان کے پرروں سے انکار کیا ہو قرآن و حدیث اور اجماع  
 کے ساتھ ثابت ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے ساتھ حقیقی ایمان ہے کیونکہ جب ملائکہ بھی  
 نبوئے و کتاب کو ان الیگا ہیسی واسطے آپ نے کلام اللہ کو مخلوق کہہ دیا۔ پہلے رسول ملی ہوتا ہے  
 پھر رسول بشری اور نہ رسولوں کے ساتھ آپ کا ایمان ہے کیونکہ جب کلام اللہ سے انکار ہو تو رسول  
 تو ہوتا ہے جو اپنے مرسل کا کلام اور پیغام پہنچا ہے جب کلام ہی نہیں تو رسول کہاں سوا گیا  
 اور سوائے اسکے اور بہت مخالفات ہیں جیسے انکار عرش اور کرسی اور جن کو کفر اور لڑج محفوظ اور  
 وابت الارض اور طلوع آفتاب از جانب مغرب و یا جوج و ما جوج و ہجرات وغیرہ و غیرہ بدو سرا  
 ملنے ہے پس جب تک آپ ان مواضع کو رد نہ کریں؟ پھر آپ کی مثال وہ ہے جو بعض حملہ آور سے  
 لکھا کہ ادم بنی قصور و خدم مصرا یعنی آئین اور رفع الیدین کرنے سے اسکا اجماع حیرت  
 کہتے ہیں و اسی پر لڑتے ہیں اور مقدمہ بلازی میں زمان بن ہنیتہ میں حلالہ پر سان منسری  
 میں اور سلف میں متکشف رہا ہیں اور پھر جماعہ اہل ایمان اور خاندان اسلام کو تیغ اور نسیبہ سے  
 اکھاڑ کر وہ پھینک دیتے ہیں اور جماعت صحابہ و ان کے اطراف کو رد کر کے کفار اور مشرکین کی پیل  
 قلمبند کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کہاں کھل گئے اور پھر وہ اپنے اجداد ہیں سبحان اللہ  
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ  
 و اصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ سورۃ الاحزاب سورۃ الاحزاب



قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

عَلَيْكُمْ الْغَيْبُ فَلَا تَعْظُمُوهُ عَلَىٰ  
عَيْنَيْهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ  
رَسُولٍ - (رپ ۱۱ ع ۱۱)

بڑے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے  
اسماعیل دہلوی قتل ہی رقمطراز  
ہیں کہ :-

”بڑے وقت میں پہنچنا سب اللہ کی شان ہے“ (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :-

چار سے بھی ذیل  
یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی  
شان کے آگے چار سے بھی ذیل ہے (تقویۃ الایمان ص ۱۱ مطبوعہ دہلی)  
ناظروں کو ام! ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا میں انبیاء کرام علیہم السلام اور دروہ کا  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بھی آجاتی ہے کیسی بیباکانہ اور  
گستاخانہ عبارات ہیں۔

اللہ کا علم غیب ذاتی کا انکار  
مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ :-  
شان ہے :- (تقویۃ الایمان ص ۱۱ مطبوعہ دہلی)

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب  
ذاتی ہے جو دریافت نہیں کیا جاتا۔

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۱ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔

۳۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۳ پر دیکھئے۔

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ :-

انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں  
انہی اور اولیاء کو اس بات میں کچھ بڑائی  
نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں  
یا اولاد دیں یا مشکل کھول دیں یا مرادیں پوری کر دیں یا فتح و شکست دے دیں  
یا نعمی اور فقیر کر دیں یا کسی کو امیر و وزیر کسی سے بادشاہت چھین دیں یا کسی کے دل  
میں ایمان ڈال دیں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیں یا کسی سے تندرستی چھین دیں کہ  
ان باتوں میں سب ہند سے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار  
(تقویۃ الایمان ص ۱۱ مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

أَعْلَنُ لَهُمُ اللَّهُ وَمِمَّا مَوْجُودٍ  
فَضِيلُهُ - (رپ ۱۵ ع ۱۵)

یہ نامعلومی علیہ السلام نے فرمایا :-

ابو ی الاکملہ والابوص واصحی  
الموتی بالذین اللہ -  
(رپ ۱۳ ع ۱۳)

خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے  
مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز  
ہیں کہ :-

”اس شہنشاہِ دانش کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک علم کن سے چاہے  
تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر دے“  
(تقویۃ الایمان ص ۱۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۴ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۵ پر دیکھئے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ - (پہ ۲۵)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

یہی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:-

**انبیاء و زورہ ناجیز سے کمتر** | اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے زور و ایک زورہ ناجیز سے بھی کمتر ہیں: (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَمَا كُنَّا لَكَ دُكُولًا - (پہ ۱۹) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔  
إِنَّ الْكُفْرَ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ - (پہ ۱۴) کفر اللہ کے یہاں زیادہ عورت والا والا ہے تو تم میں زیادہ پرہیزگار رہو۔  
وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا - (پہ ۲۴) عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

**نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گنوار جیسی بے حواسی** | مولوی اسماعیل دہلوی ہی لکھتے ہیں کہ:-

مشرق الملوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گنوار کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سہتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے: (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا - مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:-

نثار کار و بار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا: (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۶ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۷ پر دیکھئے۔

**انبیاء بڑے بھائی ہیں** | مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:-  
”اولیاء انبیاء، امام و امام زادے، پیرو شہید

یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہو گئے: (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ - (پہ ۱۷) یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

**نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:-**

”میں بھی ایک دن کریم صلی اللہ علیہ وسلم والا ہوں: (تقویۃ الایمان ص ۲۵)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
إِنَّ اللَّهَ مَحْرُومٌ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَقِيحِي اللَّهِ - (ابن ماجہ ص ۱۱۹) بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانے کا حرام کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ آج تک۔

اہم المفسرین، فقہ الدین رازی علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرماتی ہے کہ:-

لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَقِيحِي اللَّهِ - (تفسیر تفسیر روح المعانی) دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۸ پر دیکھئے۔

۲۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱ کا اصل نوٹ صفحہ ۵۹ پر دیکھئے۔





تقویت الایمان کا صفحہ نمبر ۱۰

ایمان کا کتبہ ہوا حال شکر کے کرتے ہوئے یہ دونوں باتیں کہیں ملائے رہیں ہو سکو  
جواب دیتے ہیں کہ تو شکر نہیں کرتے بلکہ اپنا قصہ دنیا سے روٹا کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں  
شکر جب ہوتا کہ ہم ان دنیا والوں کو بیرون و سید دن کو ہاتھ پر لے کر سونے تو ہم  
نہیں سمجھتے بلکہ ان کو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کا مخلوق اور یہ قدرت تعالیٰ کی کئی  
اد کو کئی ہزاروں کی مرضی سے عالم میں تعریف کرتے ہیں اور ان کا جیسا عین اللہ ہی کا بچہ رہا اور  
اوسے مردانگی عین اسی سے مردانگی ہو اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو باطن میں سکون  
اور اوکی جناب میں ہمارے سفاشی ہیں اور وہ اسی سے خدا ہوتا ہے اور  
اوسے بچا کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم اللہ سے ہر وقت اللہ سے  
تذکرہ ہوتے ہیں اور اسی طرح کی خرافات نہیں کہتے ہیں اور ان باتوں کا سبب یہ کہ خدا  
رسول کے کلام کو جو ہرگز اسی محفل کو داخل رہا اور جو کئی کئی نبیوں کے پیچھے رہے اور خدا تعالیٰ  
رسول کی سند پر ہے اور اگر اللہ رسول کا کلام حق کرنے تو کھلیے کہ بغیر خدا سے اللہ  
و حکم کے سامنے ہی کا ذلک ایسی ہی باتیں کرتے تھے اللہ صاحب نے اکی ایک نہال  
اور اللہ غفیر کیا اور ان کو جو بٹا بٹا یا جانے سورہ پورس میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ  
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ قُلْ دُونَ اللَّهِ مَا لَا يَفْعَلُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ قُلْ قُلُوبُكُمْ شَقِيقَةٌ  
عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَلَمْ تَكُنْ أَتَى اللَّهُ أَنَا وَمَا أَكَلْتُ مِمَّا كَفَرْتُ أَتَى اللَّهُ تَعَالَى وَأَنَّهُ يَفْعَلُ  
تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ اور پوچھتے ہیں ہر سے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ فائدہ ہو نہ  
ان کو نہ کچھ نقصان اور کتبہ میں یہ لوگ ہمارے سفاشی ہیں اللہ کے پاس کہ کہتا ہے ہم  
اللہ کو جو نہیں مانتا وہ اسانوں میں اور زمین میں سو وہ اسانوں کے جگہ پر شریک  
بناتے ہیں وست بنی جن کو لوگ بچا رہے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ  
پہنچانے کی نہ نقصان کہہ سکی اور یہ جو کتبہ میں کہہ ہمارے سفاشی ہیں ان کے پاس  
سو یہ بات اللہ نے نہیں بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبر ہو یہ سو اس کو بتائے ہو جو  
نہیں مانتا اس آیت سے علوم ہو کہ نام آسمان زمین میں کوئی سی کا ایسا سفاشی نہیں کہ اللہ  
مانجا اور اس کو بچا رہے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انہی دنیا کی سفاشی جو یہ سو اللہ

تقویت الایمان صفحہ ۱۰ کا اصل فوٹو





داسے حج و عمرت تیار کرے یا اسکے تین مل تھان بولے یا اسکے تین بادشاہ کا سامراج  
 کرے یا اسکے لیے ایک دن تین کا ٹھہراوے اور بادشاہ کی نذر دے تو تب سب  
 تقصیر دن سے بری ہو کر اس کی شرافت اس کو پہنچی ہو اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے  
 اور ایسوں کو سزا دے اسے اس کی بادشاہت میں تقصیر پہنچا نہ غفلت لوگ ایسے بادشاہ  
 کو بے غیرت کہتے ہیں سو اس مالک الملک شامشاہ غمیر سے ڈرا چاہیے کہ اس کے سر  
 کا زور کتنا بڑا اور وہی غیرت سودہ مشرکوں سے کیونکر غفلت کر سکا اور کس طرح جاؤ کو  
 انکی سزا دے دیکھ اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور ان کو سزا کی آفت سے  
 بچا دے آمین قال اللہ تعالیٰ و اذ قال اللہ تعالیٰ یٰٰ اے وہو یحییٰ و یمیت  
 یا اے اللہ اللہ تعالیٰ لظلمکم عظیم ۰ ترجمہ اور فرما یا اللہ تعالیٰ اس سے بڑی سزا  
 میں جب کہ ایمان لائے اپنے جیسے کو اور وہی رحمت کرتا تھا اس کو اسے بیشمار سے سزا  
 شمر کر بنا اتنا کھینک شمر کر بنا اتنا اس کا بڑی سبب انصافی پر مستحق یعنی اللہ  
 نے ایمان کو غفلت دی تھی سو انھوں نے اس سے بھاگ کر سبب انصافی ہی ہو کر کسی کا  
 حق اور کسی کو کھڑا دینا اور جسے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا  
 حق لیکر ذیل سے ذیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا آج ایک چاہے سر رکھ دیکھے  
 اس بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا  
 وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شروع  
 کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ شمر کر سب سے بڑا گناہ ہو کہ کسی ہی حق کی راہ  
 سے بھی یہی معلوم ہوتا ہو کہ شمر کر سب عیون سے بڑا عیب ہو اور یہی حق ہے  
 اس سے آدمی میں بڑے سے بڑا عیب ہی ہو کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے  
 سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہو قال اللہ تعالیٰ و اما اسدا  
 من قبلک ہمین رسول یراکا و یوحی الیک اللہ لا الہ الا ما عبدک و ان  
 ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا نبیا میں اور میں بھیجے تھے پہلے کہ  
 رسول مکر اس کو ہی حکم بھیجا کہ بیشک ہات یوں ہو کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں ہے

تقویتہ الایمان صفحہ ۱۳۳ کا اصل فوٹو

یہ نسخہ منسوخ ہے  
 اور اس کے ساتھ  
 دیگر نسخے بھی  
 موجود ہیں  
 جن میں سے  
 کچھ نسخے  
 کتب خانہ  
 دارالافتاء  
 دہلی میں  
 محفوظ ہیں  
 اور کچھ  
 نسخے  
 دیگر  
 کتب خانوں  
 میں بھی  
 موجود ہیں  
 اس لیے  
 اس نسخہ  
 کی تصدیق  
 ضروری ہے  
 کہ یہ  
 نسخہ  
 اصل  
 ہے

میں ہون کا اور اسکے دیگر گھر کو جو گا اور اسے ایسا بیڑا ہو گا اور سر نہ کہ اپنی جان سے  
 میں تنگ ہو گا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہو جو جو اس سے گناہ  
 ہو گئے اسی کے سوائے اسکی بہ حالت بڑیگی اور جہد کر کہ بہ حالت بڑیگی اسی نذر اللہ کی  
 رحمت بڑیگی سو جان لینا چاہیے کہ کسی کو جہد کامل ہو اس کا گناہ وہ کام کرنا ہو کہ اور ان  
 کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتے فاسق موحہ ہزار درجہ بہتر کہ تہمتی مشرک سے جیسے  
 یعنی تقصیر وار ہزار درجہ بہتر یا غی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر مشہد ہوا اور  
 وہ اپنے غریب پر غرور **الفصل الثانی فی ذکر دلائل شرک کی اہم ترین**  
 فصل دوسری بیان میں برائی شرک فی العلم کے مفہوم یعنی اس فصل میں بیان  
 آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہو جس سے شرک فی العلم کی برائی ثابت ہوئی ہو یا کسی نذر اللہ کا  
 و عندنا مع الذل العیب کا بیکلمہ ماکلا و ھو ترجمہ منہر بابا اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے سورہ انعام میں اسی پاس گنہگار غیب کی نہیں جانتا و لکن کو وہی مفہوم  
 بطرح اللہ صاحب نے ہندوں کے واسطے لیا ہر کی جہیز میں در یافت کر کے کہ  
 کہہ راہین بنا دی ہیں جیسے انکے دیکھنے کو کان مٹنے کو تاک سو گھنے کو زبان ملنے کو  
 اور ٹیٹے لے کو عقل کھینے کو اور وہ راہین انکے اختیار میں دین میں کہ اپنی خواہش  
 کے سوائے اسے کام لیتے ہیں جیسے جب کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آٹھ کھول دی جائے  
 تو نہ کرے جس چیز کا طرہ در یافت کر کے کا بارہ ہوا تختہ میں ڈال دیا بارہ اور وہ  
 ہوا نہ والا سوگا یا کہ ان چیزوں کے در یافت کر کے کو گنہگار انکو وہی تہمتی  
 جس کے ہاتھ تہمتی ہوئی ہو عقل اسی کے اختیار میں ہوتا ہو جب چاہے تو کو کو سب  
 چاہے نہ کہو لے اس طرح لیا ہر کی چیزوں کو در یافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہو  
 جب چاہیں کہ جن جب چاہیں نہ کہ جن سوا سطح غیب کا در یافت کرنا اسے اختیار  
 میں ہو کہ جب چاہے کرے یہ اللہ صاحب ہی شان ہو کسی دلی دینی کو جن آیتوں  
 کو پر و شہ کو امام و امام زادے کو نبوت و برتری کو اللہ صاحب نے بہ طاقت  
 نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر میں بلکہ اللہ صاحب ہزاروں سے

۲۰  
 اور جس کی حالت  
 و صفات کی نسبت  
 میں سے ہر ایک  
 چیز کو جس کی  
 نسبت سے کہہ  
 سکتے ہیں

تقویتہ الایمان صفحہ ۱۳۳ کا اصل فوٹو







کہ جو جسے ہون لوگ کہا کہ میں پھر بوجھا کر وہاں کوئی حرام ہوتا تھا اور انکو لوگوں کے کہا  
 کے نہیں فرمایا کہ تو پوری کرمیت اپنی کہو نہ پوری کیا جاسیے اپنی منت کہ امین کہہ انکا  
 گناہ جو وہ اپنے اللہ کے سوا کسی اور کی منت ماننے گناہ ہے سو ایسی منت کہ  
 پیمانہ نہ کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوا کسی اور کی منت نہ کرنا  
 اور جو مالی ہونے پورا نہ کیجے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہے پھر سپریش کرنا اور زیادہ گناہ  
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوا کسی اور کی نام پر جانور چڑھانے ہوں یا  
 پوجا کرنے ہوں یا اور کسی طرح کا وہاں حج ہو کر شریک کرنے ہوں وہاں اللہ کے نام  
 ہی جانور لکھانے اور کسی طرح اور نہیں شریک ہو جائے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے  
 کہ اس سے مشابہت کرنی خود بری بات ہے آخر جرح احمد عن عائشة رضی اللہ عنہا  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر من المعاصیین قال انصار حجاز  
 یغیرون فحجک لک فقال احضایک یا رسول اللہ لیحجک لک البھا لکم والسجود لکم  
 احجج ان فحجک لک فقال اعبدوا ربکم وادعواکم مواضعکم ترجمہ مشکوٰۃ کی باب  
 عشرة النصارین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بنی عاصی نے فعل کیا کہ پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں پیغمبر تھے کہ کیا ایک اونٹ پھر اسے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوا کسی  
 اصحاب کہنے لگے کہ اسے پیغمبر خدا انکو سجدہ کرنے میں جانور اور درخت سو ہو تو ضرور  
 چاہیے کہ انکو سجدہ کریں سو فرمایا کہ زندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی  
 وفت یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو سب سے  
 بڑے بھائی کی ہی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے زندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ اولیا و انبیاء امام و امام زادہ پیرو شہید یعنی جیسے اللہ کے مقرب بندے  
 ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور چند سے عاجزا و ہمارے بھائی اگر انکو اللہ نے بڑائی  
 دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہلکے انکی فراتر واری کا حکم کیا ہے ہم انکے چھوٹے ہیں سو  
 انکی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو  
 ایسے درخت اور بعض جانور مانستے ہیں چنانچہ بعض روایات میں پیغمبر حاضر ہونے میں

اور بعضے پر انھی اور بعض پر بیٹے مگر ان کی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ ان کی بیسی تعلیم  
 کرے کہ اللہ نے بتلایا ہوا اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر بجا اور بنا شجر میں میں  
 بنایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن چھا رہا ہو تو اسکی سند نہ کرے  
 مگر آدمی کو جانور کی میں کرنی نہ چاہیے آخر جرح احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا قال انک  
 الحیرة کما فی حدیث النبی ذن یلوی زبان لکھا ہے فقالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 احجج ان فحجک لک فانت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی رايت  
 الحیرة کما فی حدیث النبی ذن یلوی زبان لکھا ہے فانت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت  
 انی رايت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لک فقال لا تفعلوا  
 ترجمہ مشکوٰۃ کی باب عشرة النصارین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ انیس بن سید نے  
 نقل کیا کہ ابی بن ابی شہرین جب کا امام سجدہ سے سو بکھانے نے وہاں کے درگن کو  
 سجدہ کرنے سے منع کیا کہ جو کو سبکھانے نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیے انکو  
 جو ابی بن پیغمبر خدا کے پاس پہنچا میں نے کہ کیا میں سجدہ کروں یا نہیں نے انکی انکار  
 کر دی وہ سب میں اپنے صاحب کو سورت بت لائق ہو کر سجدہ کریں ہر کوئی حوفا یا بھلا خیال  
 تو کرے تو کرے بری فہم کیا سجدہ کرے تو سب کو کامیاب نے نہیں فرمایا نہ کہ وقت  
 ایسے میں ہی ایک دن ہرگز میں نے والابون تو کب سجدت کے لائق ہوں نہ وہ  
 اتنی پاک ذات کہ سب سے بڑے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جدہ کسی زمانہ کو بھیجے ہو  
 کسی مرد کو کسی قبر کو کیجیے ایسی تھاں کو کہ ہو کہ حرمہ سب سوا ایک دن فرستے والاسے اور  
 جو کر گیا سو کبھی زندہ تھا اور شہرت کی قید میں گرفتار ہو کر کر گیا خدا امین علیہ السلام  
 ہی بندہ ہے آخر جرح مسلم عن ابی حنيفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ولا یقول احجج ان فحجک لک فانت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی رايت  
 الحیرة کما فی حدیث النبی ذن یلوی زبان لکھا ہے فانت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت  
 انی رايت لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لک فقال لا تفعلوا  
 میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے  
 یون نہ ہو کہ زندہ اور سیرے بن سے تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمھاری قبریں



انبیاء لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں اور انہوں اور

نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے لکھا ہے :-

”انبیاء بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں :-

کتاب التوحید ص ۲۳

جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :-

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - أَفْضَلُ ذِكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے -

ترمذی شریف ص ۲۳ مشکوٰۃ شریف ص ۲۳

مخصوصاً الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کو مجنون اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ :-

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول فرید ص ۲۳ ہو تو دریا فٹ

یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد

ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی

و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے“ (حفظ الایمان ص ۲۳)

ناظرین محرام! تھانوی صاحب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب شریف

کو چوپایوں، چوپایوں اور بچوں اور یاگوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دے کر کھٹاخی

کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جو کسی مسلمان کے دامن سے زیا نہیں۔

۱۔ کتاب التوحید صفحہ ۳۲ کا اصل نوٹ، صفحہ ۶۲ پر دیکھئے۔

۲۔ حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل نوٹ، صفحہ ۶۳ پر دیکھئے۔

# كتاب التوحید

الذی امر حوہ اللہ علی العبد

تألیف

بمسند الدعوة الاسلامیہ شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب

۱۱۱۵ ھ — ۱۲۰۶ ھ

ترجمہ و تہذیب

عطاء اللہ نقیب

انتصار السنن المحمدي

لاہور پاکستان

۱) انبیائے کرام علیہم السلام بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

۹) اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ تمام چیزوں سے عبادی ہے مگر بہت سے بدقسمت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں کی ترارذہلیکی ہوں گی۔

۱۰) اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

۱۱) زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

۱۲) اللہ کریم کی صفات کا ثبوت اہلوائشاعت کے (دو صفات اللہ کا انکار کرتے ہیں)۔

۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آئے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمان کہ ”قَالَ اَللّٰهُ سَوَّمْ عَلٰی الشَّارِ مِنْ قَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَلِيْ بِذَلِكَ رَجَاةً اَللّٰهُ“ سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے کلمہ کی شہادت۔

فہرست کتب حایف طالع دیوبند خریدنے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند میں

اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُؤْمِنِیْنَ

# حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب خانوی قدس سرہ

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند نے

ماہنامہ خاص اپنے

لیکھنے والے تینوں ضلع میں

فہرست کتب حایف طالع دیوبند خریدنے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند میں



جواب سوال سوم مطلق غیب کے مراد الملاقات شرعیہ میں ہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہو اور اس کے  
 اور اس کے لئے کوئی واسطہ اور دلیل نہ ہو یا کہ لا یُعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ غَيْبٌ إِلَّا  
 اللَّهُ اور لو کہنت اعلو الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہوا پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ  
 ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق مومن شرک ہو سکتی وجہ سے ممنوع دنا جائز ہو گا قرآن مجید میں لفظ  
 راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامنی و ربی کہنے سے نفی۔ اس وجہ سے واضح ہے اس لئے  
 حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر علم غیب کا اطلاق جائز نہ ہو گا اور اس کی دلیل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز  
 ہو تو خالق اور رازق وغیرہ بتاوا مل اسناد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہو گا کیونکہ آپ اجداد اور نقاب سے  
 عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا ہی ہے، لکن وجود یعنی مطلع کتنا بھی درست ہو گا اور جو طرح آپ پر علم غیب کا  
 اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہو گا، سبب دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے  
 بھی جائز ہو گی یعنی علم غیب بمعنی الثانی بواسطہ الہی الخالی کے لئے ثابت نہیں ہو سکتا اگرچہ زمین میں معنی ثانی  
 کو عام کر کے کوئی کتا چرسہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم غیب میں اور میں تعالیٰ شانہ۔ ثابت ہے۔  
 اور خود (مفسر) تو کیا اس کلام کو نہ سے نکالنے کی کوئی مائل مستدین اہل اہلارت و دنیا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر  
 تو باوجود اقیقہ کی حمایت ہو وہ عدائیں بھی غلات شریعہ نہ ہو گی تو ضعیف کیا ہو یا جو کچھ کا کھیل ہو اگر جب چاہا  
 بنایا جب چاہا اشد و باہر کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا علم کیا جانا اگر بقرآن صحیح جو تو رافیت طلب  
 راہ ہے کہ اس غیب مراد بعض غیب ہے، بل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا  
 تحقیق ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہی و جمہون بلکہ جمیع حیوانات ہمارے کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ  
 ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو علم غیب کہا جاوے  
 پھر اگر یہ اس کا التزام کرے کہ اس میں سب کو علم غیب کہہ دیا تو پھر علم غیب کو چند کمالات نبویہ شمار کیوں کیا  
 جائے جس میں مرتب ہوں بلکہ انسان کی بھی خصوصیت منورہ کہ بات نبوت سے سب ہر کتا دوا و مترام ہوتا  
 جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام موم غیب مراد ہیں اس طرح کہ کسی ایک فرد بھی  
 خاص نہ رہے تو اس کا سلطان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے لائل غیبہ شہاد میں خود قرآن مجید میں آپ سے  
 نفی کرنا علم غیب کی آج و لو کہنت اعلو الغیب کا کثرت من الخیر میل نہ لے کر آج کے علم غیب کی ثابت  
 کی اور بہت سے علوم کی نقلی صاف صاف مذکور ہے امارت میں ہزاروں مقامات آپ کے کتبہ بآل ارا

حفظ الایمان صفحہ ۱۷۱ اصل قوٹو

مولوی خلیل احمد امجدی  
 دیوبندی علماء حضور علیہ السلام کے استاذ ہیں دیوبندی نے کھلے کر۔  
 "ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو  
 آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی، آپ تو  
 عربی ہیں! فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان  
 آگئی" (براہین قاطعہ ص ۲۶ مطبوعہ دیوبند) لے  
 دیوبندی وہابی تو حضور کے استاد بن رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا  
 بِلِسَانٍ قَوْمِهِ۔ (سپ ۱۳۴) زبان میں بھیجا۔  
 اور ہم نے ہر رسول اُس کی قوم ہی کی

شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے نبی پاک کا علم ثابت نہیں  
 مولوی خلیل احمد امجدی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:-

"خو کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا  
 فخر عالم کو اختلاف خصوص قطعی کے بلا دلیل بعض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک  
 نہیں تو کون سا ایمان کا حق ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے  
 ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے"

(براہین قاطعہ ص ۵۲ مطبوعہ دیوبند) لے  
 دیوبندی وہابی مولوی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کے علم کے لیے  
 نص موجود ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک کے لیے نص نہیں۔  
 بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَعَلَّمَكَ مَا لَوْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ  
 فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ (سپ ۱۳۴)  
 اور تیریں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔  
 فضل اللہ علیک عظیم۔

لے براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل قوٹو صفحہ ۶۴ پر دیکھئے۔  
 ص ۵۱ کا اصل قوٹو صفحہ ۶۸ پر دیکھئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 فی الجواب عن سوال  
 السائل عن جواب سوال

والله اعلم بالصواب  
 والحمد لله رب العالمين

البراهین لطیحة

ظلم الانوار الساطعة

بالدلائل الواضحة

کر الہدایہ ملہود والفتحا

بمقررتہ السلف الخلف اسل انوار اللہ علیہ السلام

رشد احمد صاحب مکتوبہ قدس سرہ  
 باہتمام محمد علی ابن محمد علی

وہ جائزہ ہو ورنہ ناجائز یہ بات ہرگز محققین کامل کے نزدیک علم نہیں بلکہ یہاں تک سوال فتویٰ انصاری کی شہادت کی گئی ہے  
 اسی کے جوابات جو مفتی صاحب نے لکھے ہیں اسکی توثیق کرتا ہوں۔ فوراً وہم میں مجھے لے جس نکتہ اولیٰ فصل جواب واضح ہو  
 اس سوال کا جواب اولیٰ میں لکھ دیا گیا ہے اور صاحب دوسرے نے اس پر مہر لگا نہیں وہ یہ ہے جواب فتویٰ انصاری کی توثیق  
 محض سبب وادعیام وقت ذکر کیا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں شہادت نہیں ہو ایسی یہ بدعت ہے اہل حق پر  
 برادر عیدین وغیرہ میں وغیرہ خبریں میں ناقصہ و سوسہ ہذا کا ذکر کیا گیا ہے البتہ یہاں نہ عن المیت بغیر تخصیص میں امور وادعیام  
 سوال کے لئے مسکین و فقراء کو دیکھ کر جواب پہنچا نا لہذا دعا اور کشتہ فار کرنے میں اسی کی توثیق ہے اور ایسا جس جملہ امور میں جو غیر  
 اور قریح آیت اور فضائل نور شریعت وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے غلط ہے کہ بدعات و خرافات بلکہ شرعاً  
 اہل حق سے خارج ہے۔ آیتوں و کلمات و روایات اللہ تعالیٰ کی توفیق اور دوسرے کے بیان کرنا ہے ان امور وادعیام کا جس جواب میں  
 میں واضح ہو کہ اس جواب پر پہلی کے تین صاحبوں کی تہریر ہے اکی تہریر حضرت علامہ شریعت حسین یہ صاحب ہیں جس غیر تقلید میں ہے  
 ان کو کہتے ہیں ان کا یہ جواب کہنا کہ جب تک کہ صاحب دو بندہ ہی اس مسئلہ میں ان کے تابع ہوں گے دوسرے دو بندہ کے  
 طلباء و مدین کی پستی تہریر چند کتب میں ایسے لکھے گئے ہیں سے ایک صاحب کی جملہ تہریر ہے چار مسئلہ جواب میں  
 حسن علی رضی اللہ عنہ سبحان اللہ جملہ تہریرات میں مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہو اور فصاحت و بلاغت تذکرہ میں لکھنے کے قابل ہوں  
 کی تہریر تہریر میں مسئلہ کی تائید و تکریم جواب کی تکریم میں تائید و تکریم میں مسئلہ میں سوال مستند اور جواب میں تکریم میں خبر سوال کی خبر جواب کی کیا تائید  
 ہو رہی ہے خبر میں کو ان صاحبوں میں کسی کی تکریم تھامیں نہیں الا اولیٰ کو لعل بقول صاحب کہ اس مدرسہ کے مدرس ہوں میں جو کہ انھوں نے  
 اول سے فقہ حنفی کو کلمات کثرت سے کلمات میں پہلے پہل میں کلمات کے ساتھ کلمات اسکی کلمات وادعیام کے ساتھ لکھا ہوا  
 دیکھا نہ دیکھا۔ قول۔ فوراً دوم لفظ اقوال۔ اس میں مولف نے جواب لفظ نقل کیا ہے جو اس کے کچھ اپنے علم کے قریب کلمات تھیں  
 ہیں کہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں بلکہ مولف کا تو قول میں ہی خوب شور ہو چکا تھا کہ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ  
 ہے الا قول جس میں نام کوئی مدرس دوسرے میں نہیں پایا ہے نہ مدرس سے آج تک کی کیفیت سے جو میں دیکھ کر مولف کو  
 اگر دوسرے کے مدرسہ میں کرنا مقصود ہے تو اسی میں میں کرنا کہ مولف کو کہہ کر تھکا تا نہ ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرما ہے ان بعض  
 اہل حق باشر پھر خواہ حسن علی کو دوسرے کا مدرس یا طالب ہو تو وہ بھی بعض اہل حق سے یہ لکھنا کہ قدر غفلت امر حق تھا  
 کے ہے اور تو وہ میں مدرس کی غرض مولف کی ہے قرآن دہی صاحب سے لکھ نہیں ہوتا کہ مدرس دوسرے کا جو کچھ علم ہے اگر کچھ نہیں  
 نہ اور مولف کو کہہ تو اسے اور دیکھ اس فقیر کے گناہ ہیں یہ آئندہ کہ مدرسہ دوسرے کی خدمت حق تعالیٰ کی اور دیکھ میں بہت ہے  
 کہ صد ہا عالم یہاں سے چمکے گئے اور علی کثیر کلمات وادعیام سے نکال دیے ہیں کہ ایک جملہ لفظ علی علیہ السلام کی زیادتی  
 جواب میں شریعت میں ہے تو انکو گروہ میں کلام کرنے دیکھ کر دیکھ کر آپ کو یہ کلام کہاں سے آئی آپ تو علی ہیں زیادتی کچھ ظاہر  
 مدرسہ دوسرے سے ہمارا صاحب اس میں کوئی زبان لکھ نہیں سچاں انھوں نے اس مدرسہ کا معلوم ہوا ہے جس کو ہر مذہب وادعیام





الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب منافع كثيرة  
مؤلفه مولانا محمد قاسم صاحب  
مؤلفه مولانا قاسم صاحب

مستحق

# تخدير الناس

بہشت

مولوی محمد طہار صاحب  
قاری پشیمین طبع ہوا

تخدير الناس کا مصنف

کراس کے ساتھ یہی اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمال علمی میں نہ نہیں اندیش کماست دونوں تعلیم  
ل دو مکالموں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور بار مذہب کل نہیں دو باتو نیز  
سے چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء اور  
صالحین جن میں سے انبیاء اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کا کمال عملی  
انبیاء کو تو منبع علوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھنے اور شہداء کو منبع العمل اور فاعل  
اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے دلیل اس دعویٰ کی یہ کہ انبیاء اپنی اسست اگر متنازع  
ہوتے ہیں تو علوم ہی میں متنازع ہوتے ہیں باقی رہا عمل نہیں بسا اوقات بظاہر ایسی مساوی ہو جاتے  
بلکہ برہم جاتے ہیں اور کثرت عمل اور بہت میں انبیاء امتیوں کو زیادہ بھی ہوں تو یہ جتنے ہوئے کہ مقام  
شہادت اور وصف شہادت بھی انکو حاصل ہو کر کوئی علقہ نہ ہوتا تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ  
ملقب ہوتا کہ مرزا جان باباں صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب  
چاروں صاحب باجمعین الفقہ والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری  
میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں وجہ اس کی یہی  
ہوئی کہ ان کے علم پر تو ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کے علم سے بڑھا  
علم بیان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سوا انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ عمل  
اور بہت اور قوت اور دوس کے عمل اور بہت اور قوت کو غالب ہو بہر حال علم میں انبیاء اور دوس  
سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہے جیسے کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی  
ہے چنانچہ بناؤر صدیق بھی ماخذ اوصاف مذکور ہے اس بات پر شاید سے بتاؤر غیر کہہ سکتے ہیں  
جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے پر نبوت اور صدیقیت  
میں وہی فرق فاعلیت اور قابلیت ہے جو آداب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ  
حدیث مرفوعہ قولی مسکا یہ سلاطین کہ جو میرے سینہ میں خلتے والا تھا میں نے ابو بکرؓ کی سینہ  
میں ڈال دیا اس پر شاہ ہے مگر جیسے نبی کو نبی اس سے کہہ سکتے ہیں کہ خبردار یا خبردار کہ نبی والا ہوتا ہے



انکار میں نہ ہو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم تھا اقرار میں کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ بات  
 زمین کی اگر لاکھ لاکھ اور بیچے اسی طرح اندیشہ نہیں تسلیم کر لیں تو میں نہ کہش ہوں کہ انکار کا  
 زیادہ اس اقرار میں کچھ وقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تقاضا نہ کسی حدیث سے معارضہ بلکہ اثر  
 معلوم میں بات سے زیادہ کی نفی نہیں اسوجہ انکار اثر مذکور پر اور جو صحیح حدیث یہ جرات کا  
 تو اقرار ارضی نامہ از مسیح میں تو کچھ ضروری نہیں علاوہ بریں بر تقدیر خاتمت زمانی انکار اثر مذکور  
 میں تقدیر ہی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ افراط نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص  
 حاکم ہو یا سب میں افضل و بعد اس کے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ایسی شہر آباد کیا جائے تو اس میں  
 بھی ایسا ہی حکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے  
 افراد کی فضیلت و حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ نہ آجائے گا اور اگر  
 دوسرے تسلیم اندیشہ زمین کے و ان کے آدم و لوح و غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سابق میں ہو  
 تو باوجود ممانعت کلی بھی آپ کی خاتمت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا بعد ازاں کے محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے سادات میں کچھ حجت کیجئے، ہاں اگر خاتمت یعنی اوصاف ذاتی و وصف نبوی جیسا  
 اس پر خیر ان کے عرض کیا ہو، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود  
 و مختلف میں مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد  
 خارجی و پر آپ کی افضلیت ثابت ہوگی افراد قدر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوگی  
 بلکہ اگر ان فرض بعد از نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق  
 نہ آئے گا چنانچہ آپ کے معاصر کسی اندیشہ میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اندیشہ ہی ہو کر نہ  
 چلتے، بالکل ثبوت اثر مذکور ثابت ثابت خاتمتی معارض و مخالف خاتم انہیں نہیں جو یوں  
 کہا جائے کہ اگر خدا نے مخالف موانع ثقات سے لدا اس کے بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ حسب خود  
 مسلمان اثر اس اثر میں کی علت فاعلہ بھی نہیں جو اسی ماہ سے انکار حجت کیجئے، کیونکہ اولی الامر  
 رہتی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہو کہ کسی کوئی علت فاعلہ خیرہ قادر نہ ہو پھر  
 دوسرے شوق تھا تو ہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم انہیں ہے لعلت تھی تہہ ہی تھی اگر ان کوئی آیت  
 حدیث سے ملتی جس سے سوات کہ زیادہ زمین کا ہوا انبیاء کا کم و بیش ہوا یا نہ ہوا یا نہ ہو  
 تو کہہ سکتے تھے کہ جو شوق ہے مگر آج تک کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ دیکھی ہے پیش کی  
 علیٰ ہذا التماس معنون علت قادر کو خیال فرمائیے۔ آج تک سوائے مخالفت معنون مذکور

# نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے کے خیال سے بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلدین و پایوں کے مجدد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ  
 از دوسرے زنا خیال جماعت زویہ خود بہتر است و صرف بہت بڑے شیخ و امثال  
 آں از مقلدین گرجانہ رسالتا باشد بچندین مرتبہ بدتر از مستغراق در صورت  
 گمان خود است (نماز میں) زمانہ کے دوسرے سے اپنی پوری کی جماعت کا خیال بہتر ہے  
 اور شیخ یا کسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتا ہی ہوں اپنی بہت (خیال) کہ  
 گدھا اپنے بل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔  
 صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۷۱ دہلوی صفحہ ۱۲۳

ناظرین کرام! اگر محمد ثنیں علیہم الرحمتہ تو تحریر فرمائیں کہ نماز میں التحیات میں جب  
 سلام علیک ایہا النبی کہیں تو اس انداز سے کہیں کہ بالمشافہ نبی پاک صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہے ہیں۔ دیکھتے فتح الباری، عمدۃ القاری  
 شیعۃ اللغات، میزان کبر لے وغیرہم۔  
 مگر وہابیہ ہیں کہ بل، گدھے۔ زنا اور جماع جیسے الفاظ سے بھی محبوب خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو بُرا قرار دے رہے ہیں۔ جو کہ کسی مومن کے تصور میں بھی  
 نہیں آسکتا۔

اس بڑے مذہب پر لعنت کیجئے!  
 مولانا حسن میان علیہ الرحمۃ نے اسی لیے فرمایا ہے۔

یا وخرے ہونا زوں میں خیال اُن کا بُرا اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافات تیری

# صراط مستقیم

فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی

جمع و ترتیب

• سید محمد اسماعیل شہید عبد الرحیم

• مولانا عبدالحی بدھانوی علیہ الرحمہ

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

صراط مستقیم کا صفحہ نمائش

عقل ہی شد بلکہ آنحضرت کلمات نماز سیکرہ دربر کران میرزا محمد مہمات حضرت حق و دل ایشان پر وہ کلمات  
 کسی کہ خود متوجہ تہذیب دینی از امور دنیا و دنیویہ شود بر کمال مقام تکشف میشود سید از روی مشقت ظلمات  
 بعضیها فوق بعض از سوسے ناخانی جو است و خود بہرست صرف بہت بسوی شیخ دامادان  
 از نسلین جو جناب سالت آب باشد بچندین مرتبہ در اینستراق از صوبت گاؤں خود بہت کہ خیال آن  
 با عقیم و اجال بسوی دل انسان بچندین خلاف خیال و حرکت انداختہ چسبیدگی ہی بود و عقیم کلمہ  
 و حقیر ہمدان عقیم و اجال غریبہ درضا لغو و مختصر میشود بشرک کشیدہ با محو شکر بیان تعاقبات آب و صابون  
 است آسانرا باکہ آگاہ شد و ہر باقی از قصہ خسری حق تبارک و تعالیٰ بہرست و غرض میں عقیم علاج میں غرض  
 است برضیہ فہم کہیں تا کہس باں سہرس اگر سوسے قبل قصہ ترین سادہ و پس خود با انجامی تمام مکتبہ  
 بہر چند بہر خیر نہ بعضی تہی بہت میکن بعضی خیر اسباب ہری چندان عقل نداشتہ و حصول آن بہر بعض  
 انہی بہت پس ہمیں تہی بہت بعض این سوسے از حدت شیخ خود غرض غایہ را کہ شد از روی اناترین کار  
 است بہر دینی منید تر شاید آگاہ سازد و دماغ خود کردہ اگر سوسے صرف نفس از طرف شیطان سواد و سوسے  
 مذکور بہت پس عقیم آن بہت کہ اگر شلہ درض لہر شش آہ و بعد از فراغ از درض سنت و طہارت نہائی کلمہ  
 چند ایک سوسے عقیم و شالہ و کلمہ بخواند اگر تمام کلمات خیالات مستندہ بود و اگر تمام کلمات خیالات  
 نہاند بعض بعض خود غالی از خیالات گزرا نیندہ و بعض آن ملوث با لوگی خیالات گشتہ ہیں غالی بہر کلمات  
 کہ در آن سوسے شدہ چہار کلمہ مغرورہ لغو و بجا باں ان عذر آمد و مذاکرہ نماز عصر بعد مغرب کند و مذاکرہ نماز  
 بیکمل و علی بہر تعاش و مذکور بعد طلوع آفتاب کند نفس شمع نشود و چون باقی نفس شش بہت  
 و بہر از ان از غواہ آہ خود را باز خواہد بہت چونکہ نفس در کار ہی نہا بود و مشکل ہی بسیار ہی آوردہ و لذات نفس  
 مکار خاتون تہذیب را ہم دون خواہش و بہر سبب شمع بوی رسانیدن عمل آورد و اگر تہذیب و تہذیب  
 تسویل نفسانی یا شیطانی تھا شود صبح آن فزودہ دارد و اگر روزہ غلی از غلات شریعہ نفس شش ہی مذکور  
 کار از تہذیب آن شب بیداری بہر شب بآن ذرہ بہرست بہت بسیار شیطان چہ از انشا خود را پس مشیہ  
 نفس را شریک نمی دی سازد و مانی و تہذیب و تہذیب نفس و شیطان ہر دو از شرارت باہمی مانند کہ

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۷ کا اصل فوٹو



مدعا کا لادینا غلطی لوگوں کے غلوں کے مخالف ہے اور خود بخود مسائل کا دل میں آجانا۔ اور اراج اور فرشتوں کا کشف ان فائزہ غلوں میں سے ہے جو حضور حق میں مستغرق باخلاص ہو کر کو نہایت مہربانوں کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مثال کے موقع پر ختم ہو گیا ہے اور ان کی نماز بھی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ انہوں کے سامنے آگیا ہے۔

ہاں حاجتوں کی وہ دعائیں جو بالکل نازی سے ہر روز گارے نیا نیا کی بارگاہ میں حاجت روائی کے معاصر ہونے کے اعتقاد کے باعث صحیح نمازیں صادر ہوتی ہیں اسی تہیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح و سوسلا اور ناز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ناز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قدر سے مفرد ہر کر اپنی ناز کو تباہ نہ کرنا چاہیے۔

کار پا کاں عاتقاس از خود نکیر گرچہ ماند و زوشن غیر و شیر

یعنی پاک لوگوں کے کاموں کو اپنے اور قلماس نہ کرنا اگرچہ شیر و شیر و وحش کے ہیں،

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کھنٹی کے گوشے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بلا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے چاہے فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی ناز میں غلط آواز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی ناز کے کامل کرنے کا ذریعہ ہوا جیاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈال جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بہت نقصان ہے

ظَلَمْتُ بَعْقَرًا فَأَنْتَ بَغِضْ اذیرے میں جو سپرد میں بغض سے بغض رہا ہوں۔

زنا کے دوسرے ایجنی بی کی جماعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت آپ ہی ہوں اپنی محبت کو دیکھ کر دینا اپنے جیل اور گھر سے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بہتر ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چھٹ جاتا ہے اور سبلی اور گہرے کے خیال کو نہ تو اس قدر چھپتی جاتی ہے اور تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غریبی کی تدبیر اور زندگی جو ناز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف مائل کرنے جاتی ہے۔

صراطِ مستقیم اُردو صفحہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظ غیر محقق یا محکم کی بڑھیا کا قول کہنا

اہل بیت مکتب فکر کے مولوی حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنی جماعت کے مولوی شہار اللہ امیر تسری کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر تسری کا عقیدہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ "مکس قدر دیر کی کلمے ہیں مگر انہی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محکم کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں"

(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ ص ۲۶) لے

قصابین کرام! یہ کسی اہل سنت و جماعت کے عالم کی تحریر نہیں ہے بلکہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے محدث روپڑی کی تحریر ہے جس میں سردار اہل حدیث مولوی شہار اللہ امیر تسری کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

اب ہے کوئی اہل حدیث عالم جو "مرد حقانی" ہو۔ اور مولوی شہار اللہ امیر تسری سے اپنی بیزار ی اور ملا تعلق کا اظہار کرے، ایسا کوئی نہیں۔

منکرین حدیث کو بھی ایسے الفاظ کہنے کی آج تک جرأت نہیں ہوئی جو کہ سردار اہل حدیث کا نظریہ اور عندیہ ہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد کے والد

ماجد علیہ الرحمۃ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا۔

مگر اہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے۔ کہ پہلے وہاں بیت پھر نچریت، نیچریت کے بعد تمیزی منزل جو الحاد قطعی ہے۔ (آزاد کی کہانی ص ۳۸)

لے تعریفات اہل سنت صفحہ ۲۰۶ کا اصل نو صفحہ ۷۸ پر دیکھئے۔

عظمت سے آواز کرتا ہے جیسے سوار کے ساتھ بالالان آواز کرتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش میں ہے تو انزلنا جبارین اللہ خلق العرش فاستوی علیہ فصوص العرش یعنی تو ان کے ساتھ احادیث آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر بیٹھ گیا پس وہ عرش پر ہے۔  
دیکھئے موش کا مسئلہ کتنا اہم ہے مگر مولوی شاد اللہ مستر لاؤ جہیزہ کی طرح تاویل کر رہے ہیں۔

اسی طرح داخذن سبیلہ فی البحر صریحاً کی تفسیر میں لکھتے ہیں شفا کا وسیلہ الحوت، سمیاً طبعیاً یعنی مچھلی جیسے طبعی طور پر تیرتی ہے ویسے پیری زمین اس کے تیرنے سے پانی میں سرنگ نہیں بنی، اسی واسطے داخذن سبیلہ فی البحر جمیعاً کی تفسیر میں لکھتے ہیں تعجب یو شیع من سرعہ یعنی یوشع سے مچھلی کی تیز رفتاری سے تعجب کیا، حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وجہ سے تعجب ہوا تھا۔ نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ مچھلی نمک لگی ہوئی یعنی مٹی ہوئی اور ذکر ہے کہ زکریا کے ساتھ لے گئے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مردہ مٹی حضرت علیہ السلام کی جگہ پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئے۔ مولوی شاد اللہ اس سے صاف انکاری ہیں۔

چنانچہ ترک اسلام طبع اہل حدیث امر سر کے مسئلہ میں دہرم پال کو یہ مطالب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بتلانیے اس روایت میں بھی ہوئی کس نفل کا ترجمہ ہے؟ پھر آگے چکر مسئلہ میں لکھتے ہیں حضرت موسیٰ کو جب سفر کو چلے تو خدا کے حکم سے ایک مچھلی کو پانی کے بہن میں رکھ دیا۔

پھر اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں اسل میں آپ بھی معذور ہیں قرآن شریف کو قرآن کی اسل زبان میں تو بیڑا نہیں سولی اگر ذی یار و دو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق و اعظما یا غلط کی کسی بڑی سیاسے سن بیا کر مچھلی یعنی مٹی ہوئی مٹی ہوئی ناظرین خیال فرمائیں کہ کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گو یا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا غلط کی کسی بڑی سیاسے مقلد بتاتے ہیں معاذ اللہ یہ چند سطریں بطور مشتے نمونہ از فردائے ہم نے لکھیں۔ اس قسم کی کئی کئی جگہیں ہیں جہاں مولوی شاد اللہ نے سلف بلکہ حدیث کے خلاف تفسیر کی ہے جن میں

شیطان نبی پاک کی شکل میں اگر مدد کرتا ہے درو بندوں اور دایوں کا

”فرشتے حرکت میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں البتہ شیاطین کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، حاضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلان شیعہ طریقت ہوں“ کتاب الوسیلہ ص ۱۸۱  
لیکن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَةً شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔  
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور زلزل ہیں

درو بندی غیر مقلد ائمہ ثلاثہ کی جماعت اور جماعت اسلامی کے نزدیک متفقہ جندو ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:-

”ملاحک و انبیاء میں ویسے ہی خدا کے بند سے ہیں جیسے کرم خود ہو، اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں اور زلزل ہیں جس طرح تم خود ہو“ کتاب الوسیلہ ص ۱۸۲

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:-  
وَكَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور بے شک قریب ہے کہ تم ہار دے تمہیں اٹھا دے گا تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پتہ ۱۸)

۱۔ الوسیلہ صفحہ ۴۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۲ پر دیکھئے۔

۲۔ الوسیلہ صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۳ پر دیکھئے۔



## انبیاء کرام علیہ السلام کی قبور مبارک سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ ہی لکھتے ہیں کہ  
قبر کو بت بنانا شرک کی ابتداء ہے۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں  
کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی  
کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں  
کیں۔ معاف کیا۔ اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی  
پیش آ سکتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے  
بھیس میں ظاہر ہو کر مکرو فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا  
فلاں شیخ ہوں۔ (کتاب الوسیلہ ص ۵۷) لہ

قارئین کرام: دیوبندی غیر مقلدین۔ جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے  
متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے کس بیباکی سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت  
اور رفعت پر حملہ کیا ہے۔ ابن تیمیہ کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام  
کی قبور مبارک سے آوازیں آنا شیطان کی چال ہے۔ تو پھر بتائیں کہ خلیفہ  
اول ستین ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک پر صحابہ کرام نے  
روضہ نور سے جو آواز سنی اور صل الحبیب الی الحبیب وہ کس آواز  
سمجھ کر انہوں نے پہلو تے مصطفیٰ میں ان کو دفن کیا۔

لہ الوسیلہ صفحہ ۵۱ کا اصل قول صفحہ ۸۴ پر دیکھئے۔

اردو ترجمہ کتاب

## الوسیلہ

مایل

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اعداد و تقدیم

احسان الی ظہیر



الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ الطیبین الطاهرین

الوسیلہ کا سفر نامہ

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَرَبُّنَا مِنْ  
دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ  
الْمَكْرُوهَةَ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝

$$f^{\circ} = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{2} \right)$$

تھے! وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو دال ہے  
ان سے ہمارا تعلق نہیں بلکہ یہ لوگ جنتوں کی عبارت  
کہتے تھے اکثر ان میں سے انہیں کو مانستے تھے۔

فرشتے شرک میں کسی کی ادا دہ نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں البتہ مشایخ میں بھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہو۔ جسے ہی شیخ نے وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر کسی کو شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں شیخ ہوں، محمد ہوں، انضر ہوں، ابو کریم، عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب شیخ طریقت ہوں اور بھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی، فلاں شیخ یا انضر ہے، حالانکہ وہ سب کے سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات بھی انسانوں کے مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر، ناسق، مجرم، باغی اور جانی ہیں جب کہ دوسرے مسلمان، صالح، عابد، گذار اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں، اس کا ادب و عبادت لیتے ہیں۔ اور جہنوں میں دکھا کر دیتے ہیں، ارادہ گروں کو کمانے پینے کی چیزیں دیتے، اسانہ بتاتے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھو و الا دعو کہ میں آجاتا ہے اور تین کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف ایک۔ جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کہ کو کہ ملائے شرک، بہستان اور فلان غلم میں کسی کی ادا دہ نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَسَلْتُمْ مِنْ دُونِهِ  
لَا يَسْتَجِيبُونَ كُنُفَتِ الْمَضْرُوعِمْ وَلَا  
تُجِيبُوا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ  
إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ يَرْجُونَ  
رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ  
عَذَابَ رَبِّكَ

تو کہہ کر اللہ کے سوا ہی لوگوں کو تم اختیار دالے  
 سمجھتے ہو ان کو پکارنا پھر وہ تم سے تکلیف  
 نہ دہ کر سکیں گے اور نہ پھر سکیں گے جن  
 لوگوں کو یہ لوگ پکارے تھے یہ تو خود اپنے  
 پوئلکھ کے پاس قرب پا رہتے تھے کہ کون  
 زیادہ محقر ہے۔ لہذا ان کی رحمت کی امید  
 رکھتے تھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے  
 تھے۔ ترے پروردگار کا عذاب واقعی ڈرنے

کَانَ مُحَمَّدًا ۝ کی چیز ہے۔

(نیو اسٹریٹس ۵۶۷)

آیت مجملہ بالوکی تفسیر میں سلف کی ایک جماعت کا قول ہے کہ بعض اقوام فرشتوں اور نبیوں کے  
مشاورین و پیغمبروں کو پکارتی تھیں، لہذا اللہ تعالیٰ نے نرسر مایا کہ ملائکہ و انبیاء بھی دیسے ہی خدا  
بندے ہیں جسے کہ تم خود ہو اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے  
اسی طرح لڑنا و ترسانا ہیں جس طرح تم خود ہو، پھر خدا کو چھوڑ کر کیوں ان کی پرستش کرتے ہو؟  
قبروں، بتوں اور تصویروں کو پکارنا عبادت تو نہیں کرتے بلکہ تعریف و تحید کے  
ذریعہ سے معنی ان کی شفاعت چاہتے ہیں اور اسی آیت سے ان کے مزادوں پر عامری دیتے ہیں یہی  
تصویریں اور بت تو ان سے مقصود عرف یہ ہوتا ہے کہ ان عظیم شخصیتوں اور ان کے کارناموں کی  
یاد دلا رہے، ہم تعذیر اور اعتراف سے خطاب نہیں کرتے بلکہ ان بزرگوں سے خطاب کرتے ہیں  
جن کے بہت اور تصویریں ہیں۔ چنانچہ پر شرک لوگ ان کی جناب میں سر نیاز جھکا کر دوستانہ  
گزارتے ہیں اور استغاثی کرتے ہیں کہ یا شیخ یا پیر اسے بطرس ہماری اسے نیک مریم یا ایلہیم  
نعیل اللہ یا موسیٰ حکیم اللہ وغیرہ ذریعہ اپنے خدا سے میری سفارش کیجیے۔ میری بخشش کی دعا  
فرمائیے۔ کبھی قبروں پر جا کر اسی طرح کی دعا میں گناہ متیہ یا تعدیوں کی خبر جاننے پر اس طرح خطاب کر کے  
پکارتیں کرنے لگ جاتے تو یاد و موجود ہیں۔ ان کی دعا میں دنا جاتی سن رہے ہیں۔ پھر ان کی  
روح میں قصیدے پڑھتے ہیں جو ان میں ہوتا ہے ۱۲ میرے آقا! میں تیرے نزدیک رہا ہوں تیری  
پناہ میں ہوں..... اللہ کے میرے لیے شفاعت کیجیے دعا کیجیے کہ میں دشمن  
بد نظیر حاصل ہو، مصیبت دور ہو، تجھی سے سیرا سوال ہے، تجھی سے میری فریاد ہے اپنے  
بد سے کو حرم نہ لو..... ان مشرکوں کو بڑا ہی بھڑا قرآن سنا چنے شرک پر دلیل لا سکتے ہیں کہ  
اور یہ انہوں نے اپنا بڑا کیا تاثیر سے پاس  
گر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے  
یہ بخشش مانگتا تو اللہ کو سمانی دینے والا نہ ہوتا  
پاتے۔

(والشاهد: ٤٣)



**مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور** | اس رائے پر کفر و ضلالت کا جس قدر معیار ہے، اسی صاحب غرور سے پرشیدہ نہیں

بلاشبہ جنوں کے نزدیک مشیاطین کا جو کچھ تعریف ظاہر ہوتا ہے، انھوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب ہے۔ قبر کو مت بنانا، شرک کی ابتداء ہے، اس سے اس کے پاس بھی معنی لوگوں کو کبھی آواز میں سنا لی دیتی ہیں، عورتیں دکھائی دیتی ہیں، کوئی عجیب و غریب تعریف نظر آتا ہے جیسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کہیں دکھائی دیتا ہے کہ قبر شکن جو گنج، مردہ باہر نکلی آیا، بائیں کیس، سناٹا کیا۔ اس طرح کی چیزیں، انھوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں، اگرچہ انھیں دیکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے ہمیں میں ظہور ہوا کہ گریب کا لڑتے دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں غلوں نبی یا ملاں رہتا ہوں۔

اس بارے میں متعدد واقعات مشہور ہیں جن کی تفصیلات کے لیے یہاں گنجائش نہیں۔ جاہل سمجھتا ہے کہ قبر سے نکلی، بائیں کیس، سناٹا کیا، بذات خود حورن تھا، نبی یا ملی تھا، لیکن ہمیں کاش جانتا ہے کہ وہ شیطان تھا جو گمراہ کرنے کے لیے آیا تھا۔

**جنات کو دور کرنے کا طریقہ** | اس قسم کے واقعات کی اعلیٰ معلوم کرنے کی پند تدابیر ہیں۔ مثلاً بچے دل سے آیت اطرسی کی تلاوت کرے، اگر شیطان ہے فوراً غائب ہو جائے گا یا زمین میں دھنسنے لگے گا اور اگر صالح انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن ہو گا تو اسے آیت اطرسی سے کوئی گزند نہیں پہنچ سکے گا۔ اگرچہ اس سے جنات شیطان ہی کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا کہ جب سوئے گا تو اطرسی پڑھ لیا کرے تاکہ خدا حافظ رہے اور شیطان تریب نہ بچکے۔ معزز علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے کلمہ یا باریک کہہ کر شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی، شیطان نہیں کو بھی دیکھ دیتے۔ ان کی عبادت میں حصہ ڈالنے کی کوشش نہ کیے گئے تھے۔

**نبی کریمؐ کا جنات سے مقابلہ** | چنانچہ محمدؐ پر ایک دفعہ جنات میں سے ایک جن نے عیدالضحیٰ پر پیش سے دریافت کیا کہ جب مشیاطین سے شرارت کی تو نبیؐ نے یہ کیا تھا؟ کہا یہاں کی گمراہی میں سے شیاطین آپ پر ٹوٹ پڑے، ایک شیطان کے اند میں ہوتا ہوا ہوا تھا اور آپ کو جلاؤ لانا ہوتا تھا، آپ خوف زدہ ہو گئے، مگر فوراً ہر نیل آگئے اور کہنے

**کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں** | الحدیث حضرات کے میاں نذیر حسین دہلوی

وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۴۹ مطبوعہ دہلی) لہ قارئین کو اس سے بڑھ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

**نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ شریف عاتشہ رضی اللہ عنہا کی متعلق یقینی**

غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی سے کار و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم قبل شریف کے اعتقاد اور سہ کار سیدہ طیبہ اور ام المومنین عاتشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طہارت پاکیزگی اور عفت و انصاف پر شک کا عقیدہ رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

عقیدہ: جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہؓ پر اذھا کا ایک مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برآت سے یقین حاصل کیا اور قلب مبارک سے شک و ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برآت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا۔ جب آیات برآت نازل ہوئیں تب یقین ہوا۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۴۹ مطبوعہ دہلی) لہ

قارئین کرام! اخیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں انھیں نام نہاد محدث میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی عبارت پر انصاف پسند حضرات بار بار غور فرمائیں کہ کس جرأت اور دلیری سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔ آج اگر کسی عالم دین کی والدہ کے متعلق کوئی اس قسم کے شبہات کا ذکر کرے تو ایک طوفان برپا ہو جائے۔

لہ فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۴۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۷ پر دیکھئے۔

لہ فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۴۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۸ پر دیکھئے۔





استقامت غیر اللہ سے کرنا اور ایسے اعمال شرکیہ بوجہ کامرکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے  
 کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری عزائمہ علام الغیوب کے کسی نبی یا نبی  
 یا خراف یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے و فیلایات میں قرآن مجید و احادیث  
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام و التسلیم اور روایات فقہیہ کے انا آیات کل لا یعلم من فی السموات  
 والارض الغیب الا اللہ و ما یبصر من ایمان یؤمنون و من اهل من درجہ من دون اللہ من لا  
 یستجب لہ الی یوم القیامت و ہم عن دعاہم غافلون۔ ولاتفرعن من دون اللہ لایغفک ولا  
 یغفر فان خلست فاک اذان الناکلین۔ واما الا حادیث معنی حدیث الجاریات قالت احد من  
 و شیخی یسلم ما فی غن الثقال و علی ہذہ و قولی الذی کنت تقولین و من عایشہ رحمہ قالت من انہ یک  
 ان محمد بن یسلم الخس الخی قال اللہ قال ان اللہ عنہ علم الساعة الا یہ فقد اعلم الغریۃ رواہ  
 مسلم۔ قال الثنی علیہ اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری واما رسول اللہ ما یفعل  
 فی الاکم رواہ البخاری کما فی مشکوٰۃ اور بخاری و مسلم بن حدیث الا تک مفرح ہے کہ جب منافقین  
 نے ہشتان حضرت عائشہؓ پر باندھا ایک تھک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام  
 تحقیق برات صدیقہ معنی اللہ عنہا میں اور تلب مبارک سے شک و شبہ کا من کے قبل از نزول  
 آیات برات کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا جب آیات برات نازل ہوئیں تب یقین  
 ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر برج و علم اور اہتمام شان عاودہ کیوں ہوتا قصہ حدیث  
 کا اس بات کے واسطے تذیر عریان ہے اور اور حدیثیں بہت ہیں واما الروایات الفقہیہ  
 قال اللہ علی قاری فی شرح الفقہ الاکبر علم اللہ ان الانبیاء و المرسلین لیسوا فی حدیث قولہ تعالیٰ قل لا  
 یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ و قال فی البزازیہ و غیر ہا من کتب الفتاویٰ من قال  
 ار و لاج الشک حاضریہ علم کیمز و قال الشیخ خزین بن سلیمان الخفی فی رسالہ دس ظن ان الیبت  
 یتصرفت فی الامر دون اللہ و اعتقد ب ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فسلم ان علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
 ازلی و ابدی و محیط بمکان و مایکون من جمیع الاشیا و بقضیہا و تلبا و تلبا و انیر با و  
 فلیہا و ریفہا و کبیرا و لا یمزج من ملہ و قادرہ شے لان اہل البعض و البحر عن البعض نقص  
 و اقتضا ہذہ و التخصیص القطعیۃ ناظرۃ لعموم ملہ و شمول قدرۃ جوہل شے علم و ہو علی کل شے قادر  
 پس یہ علم اور قدرت خاصہ ذات باری عالم الغیب قادر مطلق کا ہے اس میں شک و شبہ کرنا نبی کو  
 یا ولی کو عین شرک ہے اور جزا اور عاقبہ پر انبیاء علیہم السلام یا ولیا کرام کو بخشاں ہوئے ہوئے  
 معصی ہستی و اعلام بالہام الہی ہوا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و لا یحیطون بشے من ملہ الا باشاء اور یہ  
 علم جو اعلام حق سبحانہ و تعالیٰ مقرران خاص انخاص کو ہوتا ہے ذات میں برکات علیہ الصلوٰۃ والسلام

روئے الطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے حسین احمد صاحب مدنی جو کہ  
 غیر مقلدین و ہابیہ کے بھی مدوح ہیں لکھتے ہیں کہ :-  
 "وہابیہ سفر زیارت (مدینہ منورہ) کو زنا کے درجہ تک پہنچاتے ہیں :-  
 (بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۶) سلہ

### سرور کائنات علیہ السلام سے لاکھنی زیادہ نافع ہے

ہمارے ہاتھ کی لاکھنی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع  
 دینے والی ہے ہم اس سے کتنے کد دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر و عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے قریبی نہیں کر سکتے۔

(بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۶ سطر ۱ تا ۱۲) سلہ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر آپ کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی  
 ذات پاک سے بعد وفات کے (بحوالہ الشہاب الثاقب ص ۱۱۶ سطر ۱۰) سلہ

ناظرینے کام! وہابیوں کے ان عقائد کی نشاندہی مدوح الوہابیہ  
 حسین احمد صاحب مدنی کے حوالہ سے درج کی گئی ہے جن کی غائبانہ  
 نماز جنازہ اکابر غیر مقلدین اہل حدیث حضرات نے پڑھی تھی کیا کوئی مسلمان  
 ایسے نظریات اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق زبان پر لا سکتا  
 ہے۔ نف ہے وہابیوں پر۔

۱۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۶ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۱ پر دیکھئے۔

۲۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۲ پر دیکھئے۔

اثنی عشر مساجد ان کا مسئلہ ہے، بعض انہیں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ نہ لے کر دیکھ کر پھپھاتے  
 ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ والسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھتے اور  
 نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ صاحبو! ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح کو مخالف  
 اس لطائف بانیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر کرنے کے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں من بعدہ  
 بزرگی سے مخالف اور میں سرائی کے ہمیشہ عامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فوت آئی  
 ہے اور کبھی آستانہ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ چو کہ اور کو کچھ کہیں کہ حجت و مقبوت مصطفوی  
 نایب الصلوٰۃ والسلام ان کے دگ وپے میں سرائت کیے ہوئے ہے اور شراب اغلاص و عقیدت  
 صمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے سرشار ہیں، کیونکہ مہاراس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگر یہ دولت سے  
 بالمالا نہیں۔ مگر بقا کسی اور قرب ظاہری کے شب و روز نہیں ہیں اور کیونکہ نہ ان کا فقیہ ہے نہ  
 سفر زیارت قبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے جو حضرت مولانا  
 شاکر علی رحمۃ اللہ علیہ زیدۃ الفاسک میں تقریر فرماتے ہیں "ابھان سے کہ زیارت و نہ منہ مطہرہ  
 سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل مستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب کھما ہے  
 اور قبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت  
 واجب ہوگی۔ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آدے اور اس آستانے میں اس کو محض زیارت ہی  
 مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو پھر میری ہو گیا کہ اس کا قیامت کو شیعہ ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی  
 بعد انتقال میرے بکے زیارت قبر کی کرے تو مثل اسکے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو  
 پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ایک چاہے حج پہلے کرے یا دینہ  
 منورہ پہلے آوے فرض جب عزم دینہ کا ہو تو بہتر ہے بیہیئت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے ہمارے  
 ہاں صدق اس حدیث کا جو ہمارے کہ جو کوئی شخص میری زیارت کو آوے شفاعت اسکی پھر حق ہوگی  
 انتہی کل بشریف اس عبادت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوں۔

دہم یہ کہ امر عبارت میں سے جو کجا اور آخرت میں خاص انجاس کا مل گیا۔

رجوم المذنبين ————— رؤس الشياطين

الشهاب الثاقب  
المستشرق الكاذب

[illegible]

یہ کتاب تالیف مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند کے سب سے پہلے کتب خانہ اعجازیہ دیوبند ضلع سہانہ پور سے شائع ہوئی



## یا رسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے!

سوی اسماعیل غزنوی نے لکھا ہے کہ۔

جو کوئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابن عباس یا یا عبد القادر جیلانی یا کوئی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دُعا پی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا۔ یا دشمن پر فتح حاصل کرنا۔ یا کسی دھوکہ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں۔ وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہ ہو کہ قائل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد برائی لگی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔ (تحفہ دہابتہ ص ۵۵) رحمہ

قائمتیں کرام ہیں۔ جو سنی مسلمان ان دیوبندی مولویوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذرا خیال فرماتیں کہ ان کے نزدیک تو آپ مشرک ہیں اور قتل کے لائق ہیں۔ اور کس جرأت سے وہ آپ کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ مگر آپ ان کے پیچھے نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے ایک اعلیٰ فرض کو ضائع کرتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت مسلمانوں کو دیوبندی وغیرہم باطل عقائد کے لوگوں کے پیچھے نمازیں ادا فرمانے سے پرہیز کرنی چاہیے۔

یہی مولوی اسماعیل غزنوی کی حجت ص ۵۵ کو بیک ایکٹ کے الامام میں گرفتار حجت ہے کہ تحفہ دہابتہ ص ۵۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۶ پر دیکھیے۔ دہابتہ امر سرشت ۱۰ حجت ۴۰

پہنچے۔ یہ کہ جب سفر پر نہ موزہ کا کرے تو مثل قول واد یہ مسجد کی نیت کرے کو نہ دیکھتے ہیں کہ یہ طبع کو سفر کرنا تاثر نہیں کرے نیت مسجد شریف اللہ حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح خلاف ہو کر کہتے ہیں کہ فقط زیارات قبر طبرہ کی نیت ہوئی ہلکی اب دیکھیے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔ مشہور ہے کہ شفا حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں۔ خلاف وہاں کے کہ شفا دعوت میں ہزاروں تاویس اور محضرت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفا دعوت کے باطل ہو گیا۔ (۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہاں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تمویزی ہی فیصلت زائدہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شفاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جلتے ہیں کہ ہم عالم کو بدایت کر کے لامیرا لہ ہے۔ ان کا خیال یہ کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور کوئی حسان اور قائمہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے تو نسل و مائیں ان کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا قول ہے معاذ اللہ معذرتہ۔ نقل کفر کفر نہا شد۔ کہ

ہمارے ہاتھ کی لاکھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہرگز زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کئے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فرما نام صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے اب اسے مقابلہ میں ان ہلکے حضرات کا برس کے اقوال۔ عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیضات الہیہ و میراب و محبت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو جو عینیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہونگی عالم ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واضح ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و ائمتہ واسطہ جملہ کلمات عالم و عالمیاں ہیں یہی معنی نور اللہ لما خلقت الافلاك اور اول ما خلق اللہ نور ہی امداد انبیاء الاحیاء وغیرہ کے ہیں اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم فرمیک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو اولیٰ مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی بلکہ مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مومنین کو عام ہے علاوہ اس کے مومنین امت مرحومہ کے ساتھ اسوا کے اور بھی خاص علائقہ ہے جو کہ اور ام کے مومنین کو نہیں، حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ بحیات حضرت مولانا نالوتوی رحمۃ اللہ علیہ

یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے اس کا قتل جائز ہے | مولوی عیسیٰ غزنوی نے لکھا ہے کہ۔

”ہو کہوں میں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا، اور اس کا خون بدلج ہوگا، ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔“ (تحفہ دہابہ صفحہ ۶۵)

جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إِذَا ارَادَ عَمَلًا فَلْيَقُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَإِنْ ارَادَ أَنْ يُشْرِكَ أَعْلَمْتُ أَنَّهُ يُشْرِكُنِي يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعْلَمْتُ أَنَّهُ يُشْرِكُنِي  
جب کہ مد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہو اسے  
اللہ کے بند سے میری مدد کرو اسے اللہ کے بند و میری مدد کرو۔  
(حسن حصین ص ۱۶۳)

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرو لگانا مشرک اور حرام ہے | مولوی عبدالستار دہلوی الحمد للہ

نے فتویٰ دیا ہے کہ۔

”مداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرو لگانا مشرک اور حرام ہے۔“  
(صحیفہ الہدیٰ کراچی صفحہ ۵۲، محرم الحرام ۱۳۸۴ھ)

قاضیین کرام! دہابیوں کی دلیری اور جرات کا آپ نے اندازہ لگایا کہ ان کے اس فتوے سے صحابہ کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین علیہم السلام بھی محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ کیا محکم کہنا اُن کا شعار تھا۔ دیکھتے! تار سخی ابن جریر نیز دہابیہ خود بھی اس فتوے سے محفوظ نہ رہے۔ وہ بھی تو جلسوں میں اللہ کے علاوہ اپنے مولویوں کے زندہ باد کے نعروں لگاتے ہیں۔

۱۔ تحفہ دہابہ صفحہ ۶۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۹۷ پر دیکھئے۔

# الْمَدِيَّةُ السِّنِّيَّةُ

مولفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

## تحفہ دہابہ

مستحبہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتہ

بار اول

تحفہ دہابہ کا صفحہ نمائش



یقین ہو گیا کہ جو کوئی یا رسول اللہ (مسلم) یا ابن عباس یا با عبد اللہ بن جابر یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی ذاتی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا و فخر بطلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا شفا کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکان سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ اس کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی حفظ رب العزت ہے۔ اور ان کے دماغ سے دھڑکنے کا نقص محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد رائج ہو جائے گی۔ گویا ایک واسطہ میں بیٹھے ان کا فعل ہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ . . . اور ان کے اموال کا لوٹ لینا صحیح ہے۔

### انبیاء اور صالحین کی قبور اور قبے

آج کل انبیاء اور صالحین کی قبور رادہ۔ ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔ لوگ ان سے ادب مانگتے ہیں۔ وہاں جا کر وہ دو گڑ گڑا کر درخواستیں پیش کرتے ہیں۔ مصائب کے وقت ان کو غائبانہ پکارتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح نہ مانا جاہلیت میں مشرک پکارا کرتے تھے۔ ہماری اس مجلس میں کہ مکرمہ کے مشہور مفتی شیخ عبداللہ کلبلی اور مالکیہ کے مفتی شیخ حسین منزلی اور عتیلی بن عیسیٰ علوی بھی موجود تھے۔

واللہ سے لوگوں کو مطمئن کر دینے سے بعد ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی تعظیم و اعتقاد ایستند ہوئی تھیں یا جن میں برف ہونے کی توقع ہو یا خواہش اور نقصان کے دفع کے لیے جاتے تھے منہدم کر دئے۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے وغیرہ گروائے بنائے تاکہ ان پر کھڑے ہونے میں غیر خدا کی پرستش کا کوئی مقام باقی نہ رہے۔ اللہ برحق تعالیٰ کا شکر ہے۔

### اصلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تمام شراب خانے، جھنگڑ خانے، اور ہر کارخانے کے تمام اڈے ایک ایک کر کے اڑا دئے اور سادہ کی گادی کر تمام لوگ پانچ وقت کی نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہیں اور کسی ایک مقلد امام کے پیچھے (امام ابوہریرہ سے) گہرا جماعت نماز ادا کریں، اس طرح اجتماع کلہ کا مسلمان ہر آدمی پاک میں صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ لوگوں میں

اور شرک ہذا کی طرف نسبت دل کرتے سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اس نے کہ نسبت اول حق مخلوق میں کیا ہے۔ لیکن شرک مخلوق کے حق میں بھی نقص ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم خدا کے ساتھ شرک مقرر کرتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی کہ تمہارے غلام اگر تمہارے مال میں شریک ہیں تو تم اس کو گوارا کر سکتے ہو؟ تو خدا کے ساتھ اس کے بندوں کو کس طرح شریک سمجھتے ہو؟ یہ کیسی عقل ہے؟

ذمہ کا کھل کر غرضاً طہیر سے اجماعاً جائز ہے۔ بلکہ اس میں کوئی گراہیت نہیں۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی بیٹی بیلاہ دی تھی۔ اور دونوں بزرگوں کا فعل ہمارے لئے سند ہے۔ اور سیکند بن جہنم بن علیؓ نے جاریہ لے آدمیوں سے شادی کی جو فاطمی نہیں تھے بلکہ ہاشمی بھی نہیں تھے۔ اور بغیر انکار کے سلف کا عمل ہمیشہ اس پر ہے۔ ہاں کوئی خود اگر غیر کفو سے شادی کرنے سے باز رہے تو ہم اس کو خواہ مخواہ غیر کفو سے شادی پر مجبور نہیں کرتے۔ اور عرب سب ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ بعض ملکوں میں جو سوچ ہو گیا ہے کہ اس کو منع کرتے ہیں یہ ان کے تکبر اور اپنے پر بڑا سمجھنے کی دلیل ہے کہ دوسرا ان کو اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسا سحر کر رہے ہیں۔ بعض وقت شادی ہو جاتا ہے جس طرح کہ اکثر ہوا ہے۔

ہمدی رلے میں غیر کفو سے نکاح جائز ہے۔ نہ بدلے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زینب سے نکاح کیا، اگر کوئی حق نہ مانے والا اور راستی کو قبول نہ کرے تو لا یہ اعتراض کیسے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یہ کہے یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ تو وہ شخص مشرک ہو گا اور اس کا خون سبب ہو گا۔ لہذا اس صورت میں غالب امت محمدیہ کو کافر کہنا پڑ گیا۔ کیونکہ ان کے حق پر علماء نے اس بات کو متذہب و جان قرار دیا ہے۔ بلکہ جو اس کے برخلاف کہے انہوں نے اس کی مرمت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لازم نہیں۔ اور یہ مقررہ اصول ہے کہ لازم نہ ہونے سبب جنہیں ہوتے۔ ہم خدا کو بہت غلو دہندی میں مبتلا نہیں کرتے۔ مگر اس سے ہم مجبور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بہت غلو احادیث سے ثابت ہے۔ اور سرے ہونوں کی بابت ہمارا یہ قول ہے کہ یہ ایک جماعت تھی جو گذشتہ جہان سے ہماری دعوت توحید پر توجہ نہ کی۔ اور اسیر حق و نفع ہو گیا۔ مگر پھر بھی وہ حق کو نہ مانے

لے مریدانہ پیش تمہیں اور زید علامہ تھے۔ اور قاضی عیسیٰ بن عیسیٰ یہ غلط کیا تو

## نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر عتد کے نکاح پڑھ لیا

دیوبندی اور غیر مقلدین کے ممدوح مولوی غلام غارے کے اُستاد مولوی حسین علی دہلوی صاحب میا نوال نے سہ ماہی دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باریکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ الزام تراشی یہ ہے کہ نبی اکرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سہ ماہی الزامین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عتد کے بغیر نکاح کیا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

عقیدہ : اور قبل الذخول طلاق دو ترا س عورت پر عتد لازم نہ ہوگی۔

جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الذخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس سے بلا عتد نکاح کر لیا۔ (ملفۃ الحیران صفحہ ۲۶ مطبوعہ لاہور)

قاریین گرام : امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ مصرعہ الزام ہے اور عتد نبوی کا انکار ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَ

فَأَذْكَرُهَا عَلَيَّ۔ صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۱۱

کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔

حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آتے۔

لے ملفۃ الحیران صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۲ پر دیکھئے۔

## دیوبندیوں کے مولوی حسین علی دہلوی کا

## نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پل صراط سے گرنے سے بچا لینا

سَلِّمْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معاف

ہی مِثْلَ مِثْلَةٍ عَلَى الصِّرَاطِ أَيْ پُل

صراط بِدَائِيتِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِي.....

لَعَنَهُ عَلَيْهِ سَيِّدُهُ الْمُبَارَكُ وَ

كَانَ مَعَهُ أَكْثَرُ الْأَكْبَادِ وَعَدْتُ

عِنْدَ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ ثُمَّ جِئْتُ

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَالَفَنِي صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِثَمَنِي اللَّطَائِفُ

وَالْأَذْكَاءُ وَدَائِيتِ أَنَّهُ لَيْسَ قَطْرًا

مُسْتَقْتًا وَأَعْصَمْتُهُ مِنَ الشَّقْوِ

لَمْ يَشْرَأْ لَمْ يَلْمَعْ لَمْ يَلْمَعْ لَمْ يَلْمَعْ

پُل صراط پر لے گئے اور میں نے

دیکھا کہ آپ نے مجھے مہر لگا کر ایک

تھریز دی ہے۔ اور آپ کے ساتھ

بہت سے اکابر بھی تھے۔ میں نے

بیت اللہ شریف کے پاس دعا

مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ و

والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا

تو آپ نے مجھ سے معاف کیا۔ اور

افکار سکھائے اور میں نے حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پل سے

گرہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو گرنے

سے بچا لیا۔

لے مہشوات صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۳ پر دیکھئے۔









صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمۃ للعالمین نہیں  
مولوی رشید احمد

فوتے دیتے ہیں کہ۔

”لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔“  
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مخاطب کر کے فرمایا۔  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (دیکھ، ع ۷۷) جہان کے لیے۔

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مولود کرنا گناہ ہے  
مولوی رشید احمد

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے۔  
(انخبار اہل بیت امر سر میں ص ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)

محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے  
دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

ہوالہ: محفل میلاد شریف میں جس میں روایات صحیحہ پر مبنی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذیب نہ ہوں۔ شریک ہونا کیسا ہے؟  
دیوبندیوں کے گنگوہی صاحب جواب میں فرماتے ہیں۔

جواب: ناجائز ہے۔ بسبب اور وجہ کے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۸)

لیہ فتویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶ کا اصل نوٹو صفحہ ۱۰۸ پر دیکھئے۔

۱۳۸ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۸ کا اصل نوٹو صفحہ ۱۰۹ پر دیکھئے۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے مدوح گنگوہی صاحب کا جواب آپ نے ملاحظہ فرمایا۔  
جبکہ علامہ محدث ابن ہوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرَّحَ بِمَوْلِدِهِ حِجَابًا  
وَمَنْ التَّانَرُ وَيَسْتَحْيَا وَيَنْفَقُ  
فِي مَوْلِدِهِ وَرَحْمَتًا كَأَنَّ الْمُصْطَفَى  
مُسَلَّمٌ لِّلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَى شَفَاعَتِ  
مُصْطَفَا۔  
(مولد العروس ص ۷۷ مطبوعہ بیروت)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیرو مشرک حاجی امداد اللہ مہاجر کی کارشاد مبارک  
پڑھتے ہیں۔

مشرک فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات  
سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام لطف و لذت پاتا ہوں۔  
(فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ دیوبند)

غیر متقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ  
جس کو حضرت کے میلاد کا حال شکر و فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا  
حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشامۃ الغنیریہ ص ۱۳۸)

جس گنگوہی صاحب کے نزدیک میلاد  
ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز  
میں شرکت ناجائز اور کھانا حرام ہے۔ ان کے نزدیک ہندوؤں کے تہواروں کی چیزیں  
کھانا جائز نہیں۔ بلکہ سود کی رقم سے ہندوؤں کا بنایا ہوا شربت ناجائز ہے۔ سوال و  
جواب ملاحظہ ہوں۔

سوال ۱۔ ہندو تہوار بھولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلے یا پوری یا اور کچھ بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟  
گنگوہی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیں!  
جواب ۱۔ درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۸۸)

ہندوؤں کے سودی رقم سے تیار شدہ شربت کا پینا جائز  
سوال ۲۔ ہندو جو پیاقہ پانی کی لگاتے ہیں اور سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

گنگوہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ  
جواب ۱۔ اس پیاقہ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹۸)  
قاری نے کرام ۱۔ دیوبندی حضرات کے قطب الارشاد کے ارشادات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان میں ایمانی غیرت مفقود ہے۔ اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بغض، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے عناد اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ سے حسد ٹپک رہا ہے نیز مسلمانوں سے اخوت اور محبت نہیں ہندوؤں اور کفار سے عقیدت دنیا زمندی واضح ہے۔

۱۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۸۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۱ پر دیکھئے۔

۲۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۹۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۲ پر دیکھئے۔

فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

# فتاویٰ رشیدیہ

کامل محبوب

حضرت مولانا الحاج الحافظ  
رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران :-

محمد سعید سندھ سنز۔ تاجران کتب  
قرآن محل۔ مقابل مولوی مسافر خیل۔ کراچی

فتاویٰ رشیدیہ کا صفحہ نمائش



ہاں یا نہ سمجھیں اور شرطیں دینا یا دھرم یا کرب یا درست یا کوشیدہ و افغان کی وجہ سے تو ہم نے  
 اہل بیت کے یہاں ناحق سوال حسبِ مرتبہ و تصور برادری اہل بیت کے یہاں عا کرنا مجھے بڑا اور بڑا  
 بڑھنے اور بڑا دینے کا عمل جو دینا درست ہے یا نہیں۔

نہیں: مہدیؑ کا نام ہے جس کا لقب ہے "مہدیؑ" اور اس کا نام "مہدیؑ" ہے۔

جواب ہے: حضرت علیؑ اشد غیہ و آہ و سہم کو علم غیب نہ تھا کہ کسی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور ہمت سی احادیث میں جو جو وجہ کر آپ عالم الغیب تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب خاصہ روح شریک ہے فقط والسلام

**سوال** - ایک مولوی صاحب اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل اور  
 نسک سے۔ حضرت ابوسفیان کو جو حضور کے وقت میں موجود تھے مردود ملعون اور دوزخی ٹھہرتے  
 ہیں اور سمجھاؤے پر خدا اور کہتے ہیں کہ یہ تو شخص تمام غریبوں اور مسکینوں کے لیے دوزخ ہے  
 جنگ و جدال کرتے رہے اور ہمیشہ سخت دشمن رہے حتیٰ کہ اسی حال میں مر گئے ایمان اور اسلام  
 نصیب نہیں ہوا۔

**جواب۔** ابوسفیان اور عکرمہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عکرمہ نے اسلام کے بعد نبوت سے غزوات اور جہاد کئے اور شاید ہوئے ہیں اسانغاہ میں مخلص مذکور ہے فقط اور بعض حضرات اس صاحب کی بے ادنی کر کے وہ فرستے ہیں فقط

دور کے خاتمہ  
**سوال** - وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے  
 کب یہ یہ والوں کے مطابق، بسندت، واجماعیت ہیں یا مخالف کسی امام کی تقلید کرتے ہیں  
 انہیں۔

جواب: ایسا۔ اس وقت اور نہ بعد میں ہی تابع سنت اور دینِ اہل کو کہتے ہیں باقی بنیادیں  
 دعا گو۔ چہرے کے لئے دستِ بڑا یہ فقط والسلام اور شہید  
 جو عدلیہ حضور ہے۔ سوال: استفادہ کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ غلط رسمۃ العلماء میں مخصوص اخصیبت  
 مانا حضور ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب : فقط رتہ لطائفین ہفت خاتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء  
وایما را در علمنا بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لذاتہم ہی تمام پختہ صاحب

23

حضورِ مولانا علی محمد عظیمی مدظلہ العالی

دینی شیعہ : ہندو کو کہتے ہیں

جواب۔ یہ سب امور بدعت اور زوائد ہیں البتہ صرف تعزیمت کے لئے جانا درست ہے اگر دین کفن میں شرک یک ذرہ تھا تو ہر نقطہ

مسئلہ سکون و طہ سوال۔ مسئلہ غوثیہ جو اکثر غوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور مسئلہ غوثیہ  
و مسئلہ ہولی بھی جائز ہے یا نہیں۔ (از ملاحظہ عبد الرحیم صاحب)

جواب۔ صلوٰۃ خوشی کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نادر نہیں بلکہ مجاہد ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں فقط رشید احمد غفری عن  
مغل بدو شرمہ سوالی۔ مغل میاں میں ہیں روایات صحیحہ شمس جاوید اور لاف و کرافت اور  
لا مکر روایات موضوعہ اور کاذبہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

**جواب۔** ناجائز ہے بسبب اور دہرہ کے فقط  
**سوال۔** میت کو خواب پہنچانا بغیر تینوں تارخ کے یعنی تینجا دوس چالیسول  
 خواب میں خواب ہے۔ نہ خود رات ہے یا نہیں۔

**جواب۔** ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جیسا کہ تصدیق اہل الشرائع مراد ہے ہوں تو نادر نیست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے فقط

**سوال۔** - مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی لگا کر دینا درست ہے یا نہیں۔

جواباً۔ چالیس روز تک دینی کی رسم کر لینا بدعت ہے ایسے ہی سارے عربوں کی عیت ہے بلا پابندی رسم و قیود ایصالِ ثواب مستحسن ہے فقط۔

[illegible][illegible]

\_\_\_\_\_

ہوئی یا نہیں۔

**جواب**۔ جوامشر فاحرام ہے کسی کی خاطر داری سے کرنا حرام جان کر بھی مفسد اور حرام ہے ہرگز نہیں جائز ہے مصیبت میں کسی کی رضا درست نہیں۔ فقط

**سوال**۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جو وقت سنی گودن کر کے آئے ہیں اس کے بعد نماز کا مسکن گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ عمل کا عمدہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں فقط کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ زید کے بکری سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مرد و بچہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس کا مسکن اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکری خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکری کا بھی ترک مجلس کا تھا بنیال اسکے کہ خرچ ہوتا تھا اور اپنے افتاد میں ناجائز یا ناجائز نہ تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اسکے تھا کہ اس وجہ سے کوئی محمد کو طعن نہ دیو گیا جبکہ میں اس مجلس کو ذکر دھکا ہانا نہ شرع کا ہو جاوے گا اور خود میں شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہونگے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بدینیت خالصہ اللہ مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکری کو ترک بدعت مابقی داخل دانکار بدعت سے لو اب ہوگا یا نہیں اور باعث دیا تو نہیں ہے۔

**جواب**۔ بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہو کہ بجز ترک گناہ کا ہوا فقط داندہ تعالیٰ اعلم بقدر رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ جس میں صرف قرآن شریف پڑھا جو دس دس حصہ شریفی ہو شریک شریک جائز ہیں ہونا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ کسی عرصہ میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سرفروں اور سود درست نہیں ہے۔

**سوال**۔ عرصہ میں عشرہ دہرہ کے مدد شہادت کا بیان کرنا صحیح اشعار و ایت صحیحہ ہیں وہ وقت میں ضعیف ہیں دینر سبیل لگانا اور چنہ دینا اور شربت و دھبہ بھل کو پانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ حرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ روایات صحیحہ ہوا سبیل لگانا شہادت علیہ السلام ہونا صحیح ہے صاحب کے کہ علی علیہ السلام کی روایات شہادت علیہ السلام لفظ ہوا قرآن کی ایت بالمشیر و النقرہ و علیہ السلام بدعت دہرہ دہرہ ہے۔

دکھائی دے گا کہ اس سے

**جواب**۔ زید فقط کہتا ہے حقہ نوش کی گلا اور درد سب قبول ہوتا ہے البتہ اس خطی ہوا ارادہ کرنا اور منہ میں رکھنا کرہ ہے فقط۔

**سوال**۔ نفع بٹا شرع میں کہاں تک جائز ہے شہر میں مسکون کو زید ظم زکر بلور حرم میں آزادوں

**جواب**۔ نفع جہاں تک جا ہے لے لیکن کسی کو دھوکا نہ دے فقط داندہ تعالیٰ اعلم بقدر رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ حقہ پینا یا سب کو کھانا یا سونگھنا کیسا ہے حرام ہے یا کرہ تحریم یا کرہ تنزیہ یا حرم

**جواب**۔ حقہ پینا یا سب کو کھانا کرہ تنزیہ ہے اگر ہوا دے ورنہ کچھ حرج نہیں اور حقہ تباکو فروش کا مال حلال ہے مبیعت بھی اس کے گھر کھانا درست ہے فقط رشید احمد

**سوال**۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں ایسے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کہیں یا پیری ان کے ویر کا حکم یا اگر کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ درست ہے فقط۔ رشید احمد رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ بکری بے گرد میں دگنا جیسے موٹی لوگ دگتے ہیں کیسا ہے۔

**جواب**۔ بکری بے گرد میں دگنا درست ہے بشرطیکہ دیا نہ ہو فقط داندہ تعالیٰ اعلم بقدر رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ ہندوؤں کے لوگوں کو ان کے تہوار ہولی یا دیوالی میں بطور تحفہ کے کھانا یا مٹاؤں ان کے تہوار کی تعریف میں کچھ اشعار یا کتب خطہ کرنا یا نئی لوگ بڑھائی کرتے ہیں یا کھانا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ یہ درست نہیں فقط رشید احمد رضی اللہ عنہ

**سوال**۔ مسلمانوں کے مسکون میں جیسے پران کپڑے وغیرہ میں واسطے سوداگری



قبول کرے اور کھادے جبکہ اس نے قرض لیکر وہ مال طیار کیا ہو تو وہ پھر درندہ لپٹے کتب حرام سے وہ قرض ادا کرے تو حضور فرماویں کہ ڈوم درندہ کا مال لیکر اپنے قرضدار کو دیدینا یا وہ قرض لیکر ہی دے اور پھر وہ مال اسے لینا جائز ہے یا نہیں۔

(مرسلہ مولوی امیر احمد صاحب پیراپوں ضلع دادا آباد مدرسہ جعفریہ رشیدیہ)

**جواب**۔ اگر کوئی شخص قرض لیکر کسی کاریگر میں لگا دے یا کسی کو صدقہ اودھیر دے تو وہ کام ہی ہو جاوے اور اس کو محبوب لڑکے کو یہ صدقہ اور دیر بھی لینا درست ہے مگر جب دام بھاریوں اپنا کچھ حرام مال سے ادا کر لیا تو سخت گنہگار ہوگا اور اصل مالک کا دیندار رہیگا ایسے ہی یہ حرام مال کا قرض میں لینے والا بھی اگر مسلمان ہے تو سخت گنہگار رہیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی مفتی محمد شفیع صاحب سوال۔ دلہن بچہ خدا درمٹھانی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھاوے اور جس کا حال معلوم نہ ہو اسکا کھانا لینا درست ہے فقط۔

**دفعی کے پیر پہنکا سوال**۔ رافضی کا ہر یہ دعوت اور جنازہ میں نماز کی شرکت جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ رافضی کا ہر یہ دعوت کھانا کو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ اور ان سے محبت نادرست ہے اسلئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی جائے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی مفتی محمد شفیع صاحب سوال۔ ہندو جو پاؤں پاکی لگاتے ہیں سو دی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اسکا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ اس میں سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے فقط۔

**سوال**۔ ایک بے بسی عورت کہ جس کو گناہ اب بوجہ بیعتی کے خبیث کرنا اور اسقاط کا حکم کرنا چاہی ہے ایسی صورت میں علاج اسقاط کرنا اور گناہ چھوڑنا یا نہیں۔

**جواب**۔ اگر اس میں جان پڑی ہے تو پھر اسقاط میں سہی کرنا بیشک سخت گناہ اور حکم قتل ہو مگر زانیہ و ادنیٰ درست نہیں ہے فقط۔

**سوال**۔ بچہ کب بالغ ہوگا؟

**جواب**۔ بچہ کب کسی کو کھانا درست نہیں ہے فقط۔

۱۵۔ بچہ مولوی محمد صاحب ۱۶۔ رشیدی رشیدیہ مرقم ہے ۱۷۔

فتاویٰ رشیدیہ صفر ۱۲۹۸ھ کا اصل نوٹ

دیوبندیوں کا کلمہ: لا الہ الا اللہ اشرف علی سائر الوجود

دیوبندیوں کا درود: اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ۔

م خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی)

کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف

کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں

دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجاتے رسول اللہ صلی

علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اشرف علی ٹکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے

کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین

بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص

حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ

اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ

ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں۔ اتنے میں بسندہ

خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر نا طاقتی بدستور

تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن

حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ

اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے

بائیں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کمر شریف کی غلطی کے  
تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ  
کہتا ہوں۔

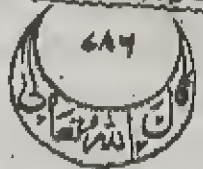
اللہ صلی علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی  
حالات کو اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان اپنے  
قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں وقت  
بڑھی۔ خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث  
محبت ہیں۔ کہا تک عرض کروں ؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا۔

وہ یہ ہے :  
جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعد نہ  
تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۳ شوال ۱۳۲۵ھ  
(رسالہ الامداد ص ۲۵ باب صفر ۱۳۲۶ھ)

قاری خیر خرم ۱۔ دیوبندیوں و بابوں کے نام نہاد محبت و اور حکیم الامت  
اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو تو یہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ  
یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی و سوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور  
تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب  
ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی  
تھانوی نے کر دیا ہے۔



کتاب تہذیبی و تمدنی  
کتاب تہذیبی و تمدنی

استاذ الامامہ کمال ستہ رطلوہیت یاد علیہ السلام ولاحدیہ کے وال ستہ بہت محبت ہے  
لسلہ در شا و صحیفہ شریعہ

الامداد

مشتہر شعب علیہ قنوعہ خمسہ سلسلہ و دائرہ

سبھی مامور الفتاویٰ فی الفقہ و العقائد و جوارح الفتاویٰ فی ایستلحاق بالسلوک الجہد  
تربیہ اسکا کہ فی الاحوال الخاصہ من السلوک والرفق فی سواہ بالقرآن فی الاحوال العامہ  
لمنہ خیرت فی الفتاویٰ الفقہیہ و الفقہیہ کہ لہ ان ازادہات سلسلہ حضرت اشرف علی  
تھانوی علیہ السلام ان اقامات حضرت علیہ السلام و سوانا، علیہ السلام و سوانا، علیہ السلام و سوانا، علیہ السلام  
نقبہ شریعت بہرک بنام ناسخ و فاسخ و اشاعت و اربعہ طرز و دیگر اشکال

جلد ۸ باب ماہ صفر ۱۳۲۶ھ ہجری

الامداد الطالع تحت الجھن جلوہ نمودن گرفت



داغی ہو تا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر  
کے آتش حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت حبیبیت سے نہ کہ محبت شرعیہ سے پس خواب میں  
ایسے قادیانوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو ہستم باشند ہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام  
۲۰۔ سوال شدہ ۱۱۶۔

سوال۔ اب وہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ محبت ہونے کا خیال بھی کیا ہو ۱۱۶۔ حضور کی  
طرف سے رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع  
کے کہنا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب رحمہ اللہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب رحمہ اللہ  
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب رحمہ اللہ  
سے یہ عرض تھی کہ ہمارے تانا یا اور کوئی نام اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں  
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور جند کے اعتقادات بالکل ایک  
ہیں اور اگر مولوی صاحبان خود یا مولوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ  
رہی ہیں جن میں سے ہشتی زیور توحید زبان ہے اور شوق شوقی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
اور بھی چند تصانیف نذر سے گذریں (۳) ایک دفعہ ہامپور ریاست میں جلسے کا اتفاق ہوا وہاں  
ایک مسجد میں ایک دینی صاحب نے طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور کے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی تو انشاء  
اللہ ان کو معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھا یہ بھی سے دور سال الامداد اور حسن العزیز بھی مامور ہی  
آئے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم  
سے چند برس درجہ دیکھنے کے واسطے دئے اور شوق لطف اُن سے اُٹھایا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دیکھ کا وقت تھا کہ منہ سے نکل گیا اور سوچنے لگا  
ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کراٹ دی تو  
دل میں خیال آیا کہ کت ب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لے گیا

۴۲

اور سوچا کہ چہ صبر کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اس لئے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی  
کلہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں دل پر  
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا ہے لیکن زبان سے بیجا ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اشرف علی کل جانا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے یہی کلہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے منہ سے دیکھتا ہوں اور یہی  
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کلہ لکھتا ہوں جس کے کہ  
رفت طاری ہو گئی نہیں پر گزرا اور نہایت درد کے ساتھ ایک قح قح ناری اور مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اس لئے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں  
بے حس تھی اور درد اثرنا طاقتی پرستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال  
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ مجھ کو فی ایسی غلطی نہ ہو جائے باس خیال بندہ جیت گیا اور پھر  
دوسری کروٹ لایا کہ کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر یہی کہتا ہوں اللہم صل علی سیدنا ونبیننا و مولانا اشرف علی حالانکہ  
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار وہیں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز  
ایسا ہی کہنا یاں رہا تو دوسرے روز بیداری میں رفت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے حوادث  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ انکے عرض کر دوں۔

۴۳

۲۴۔ سوال شدہ ۱۱۷۔  
سوال جناب محمد و مولانا نعم فیض علیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب نامہ وار و  
ہو کہ باعث اعزاز ہو ایہ ناچیز حضرت سیدنا محمد قبلہ عالم بظلالہ العالی کا بڑا افسوس مولوی  
صاحب رحمہ اللہ کا ذکر ہے کہ میں شب بیدار ہوں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت  
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ و نیات میں تمہارے لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے متعلق عقائد و ہائے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بت ہے | محمد بن عبد الوہاب نجدی  
کی کتاب شرح الصدور

کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:-  
فَالْقَبْرُ الْمَعْظُومُ الْمُتَقَدِّسُ وَتَنْ  
وَصَبَتْهُ بِكُلِّ مَعَانِي الْوَلِيَّةِ  
لَوْ كَانُوا يَعْقِلُونَ -  
پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مقدس  
ہر لحاظ سے بت ہے کاش کہ لوگ  
اس بات کو سمجھیں۔

رحاشیہ شرح الصدور صفحہ ۲۵ مطبوعہ سعودیہ م ۱۴

قبر نبوی پر صلوٰۃ و سلام کرنا شریعت میں ممنوع ہے | قبر نبوی کے پاس  
یا وہاں نماز پڑھنے یا دعا کرنے کی شریعت اسلام میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس  
سے روکا گیا ہے (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۸۱) م ۱۵

ابن قیم کے نزدیک قبروں پر توجہ بنے ہوئے ہیں اُن کو گونا گونا وجہ ہے۔  
فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۱۱۱

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے  
قبے اور زیارت گاہیں شرک کا ذریعہ ہیں | پوتے عبد الرحمن نجدی نے

لکھا ہے کہ:-  
فَاتِ هَذِهِ الْقُبَابِ وَالشَّاهِدَاتِ  
بیشک یہ تمام قبے و شاہدات زیارت گاہیں

۱۴ شرح الصدور صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو سنہ ۱۳۱۱ پر دیکھئے۔

۱۵ ہدایۃ المستفید صفحہ ۸۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صَدَّاتِ اعْظَمَ دَرِيْعَةٍ اِلَى الشُّرُكِ  
فَالْاِلْحَادِ وَالْكِبَرِ وَمَسِيْلَةٍ اِلَى  
هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَتَحْصِيْرِ  
بَنِيَانِ عَالِيَا  
ہو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بنے  
چوکی ہیں اور اسلام کو مٹانے اور اس کی  
بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا  
وسیلہ ہیں۔

فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۵ مطبوعہ مصر ۱۲

نجدیوں کے احمد عبد الغفور عطار رقمطراز ہیں کہ:-  
”بنا مشہر قبے اور قبریں بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں۔“ (مجموعہ جلد ۱ ص ۱۶۵)  
غیر مقلدین و ہابی حضرات  
قبر اطہر کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے | کے مجدد نواب صدیق حسن

بھوپالی نے لکھا ہے کہ:-  
”دعا کر دن نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است۔“ نبی پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مرثیہ کے نزدیک اپنے لیے دعا مانگنا بدعت ہے۔“  
(انجیل المقبول فارسی ص ۳۱) م ۱۶

نواب صدیق حسن بھوپالی ہی لکھتے  
انبیاء کی قبور کو گونا گونا وجہ ہے | ہیں کہ:-

”مرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغتہ آید از منکرات شریعت باشد و انکا  
بر آں برابر ساختن بجا کہ واجب است بر مسلمین بروں فرقی در آنکہ غیر  
باشد یا غیر۔۔۔ لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو قبور کا لفظ  
صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے اس سے منع کرنا اور اس  
مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے بغیر کسی امتیاز کے کہ بغیر کی قبر ہو یا  
کسی اور۔۔۔“ (عرف المجاہد فارسی ص ۱۱) م ۱۷

۱۲ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۵ پر دیکھئے۔  
۱۳ محمد بن عبد الوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۶ پر دیکھئے۔  
۱۴ انجیل المقبول فارسی صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

”عرف المجاہد فارسی صفحہ ۱۱ کا اصل فوٹو سنہ ۱۳۱۹ پر دیکھئے۔“



## وقف لله تعالى

## شرح الصدوق

## بتحريم رفع القبور

ورفع الزينة عما يجوز وما لا يجوز من النية  
والدواء العاجل في دفع الضرر المصائل

تصنيف الامام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

الوفى سنة ١٢٠٦ هـ رحمه الله

طبعت على نفقة الفقير لله تعالى

محمد بن محمد بن عبد العزيز آل سعود

شرح احمد بن محمد بن عبد الوهاب

ولا شك ان غالب هؤلاء المذمومين المذمومين لو طلب  
منهم طالب ان يتذرع بذلك الذي نذر به لغير ميت على ما هو  
طاعة من الطاعات وقربة من القربات لم يفعل ، ولا كاد .

فانظر الى ابن بلخ تلاعب الشيطان هؤلاء ؟ وكيف رمى  
هم في حوة بمعدة القعر ، مظلة الجوانب ؟ فهذه مفسدة من  
مفسد رفع القبور وتشبيدها ، وزخرفتها وتخصيصها .

ومن المفسد البائقة الى حد يرمى بصاحبه الى وراء حائط  
الاسلام ، ويلقيه على أم رأسه من اعلى مكان الدين : أن  
كثيراً منهم يأتي بأحسن ما يملكه من الأتعام واجود ما يجوز  
من المواشي فينصره عند ذلك القبر ، متقرباً به اليه ، راجياً  
ما يضر حصوله له منه . فيبذل به لغير الله ، ويتعبد به  
لوثن من الاوثان إذ إنه لا فرق بين النخائر لأحجار منصوبة  
يسمونها وثناً ، وبين قبر لميت بسمونه قبراً (١) . ويجرد

(١) ان الوثنية في كل وقت ملة واحدة ، اوحاها الشيطان الى اوليائه  
باسماء مختلفة ، والحقيقة فيها واحدة . كما ان التوحيد واحد على لسان كل  
الربلين . وما عظم الوثني الاول حجراً ولا شجراً إلا لأنه قال البركة  
- بزعم الكاذب - من اقتسبه الى الولي : اللات او العزى وغيرهما من  
وعوهم رسائط بين الربوبية والبشرية . وانهم ابتاع ديمهم لأنهم من توريه . قال القبر  
العظيم المقدس رثن وضم بكل معاني الوثنية لو كان الناس يعقلون ، لأن الاوثان  
في الجمالية انما كانت باسم اوليائه . كما ذكر الله ذلك في القرآن ما لا يحصى .  
ولقد كان العرب يسمون بالله انهم حنفاء ليسوا مشركين .

شرح الصدوق سنة ١٢٠٥ هـ



اُردو ترجمہ

## فَتْحُ الْبَحْرِ الْمُحِيطِ كِتَابُ الْفَوَائِدِ

تصنیف

تالیف

عبد القادر اشرفی صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

عبد القادر اشرفی صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

ترجمہ و تفسیر

عطاء اللہ شاہ

طبع بامر

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

وعلى نفقته الخاصة

انتصار الشريعة دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

حصہ سبیل ۵۰۰۰ روپے ۵۰۰۰ روپے

لَا تَسْخِذُوا قَبْرِي عِيْدًا وَلَا  
بُيُوتَكُمْ قُبُورًا

میری قبر کو میلاد اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا۔

یہ تو کوسید بنانے کے مترادف ہے۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مسجد نبوی میں نماز کی نیت سے جانا اور پھر قصد  
اور ارادۃ قبر نبوی پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔ چنانچہ اس قبر کا کوئی حکم نہیں آیا  
امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی روایت کے لیے اس بات کو کمرہ قرار دیا ہے کہ  
وہ جب بھی نماز کے لیے مسجد میں آتے ہیں قبر نبوی کے پاس جا کر سلام کہیں کیونکہ یہ  
سلفِ ائمتہ کا طریقہ و سنتا پھر فرماتے ہیں،

وَكُنْ يَصْلِحُ اَيْتُهُ هَذِهِ اِسْ اَنْتَ كِرَامَتُكَ مِنْ اَنْ يَنْ  
الْاَمْرَةَ اِلَّا مَا اَصْلَحَ اَبَاقُ سِ مَكْنُ هِ جِن سِ قَرْدِ اَوْنِ  
اَوْ لَهَا كِرَامَتُكَ مِنْ اَنْ يَنْ

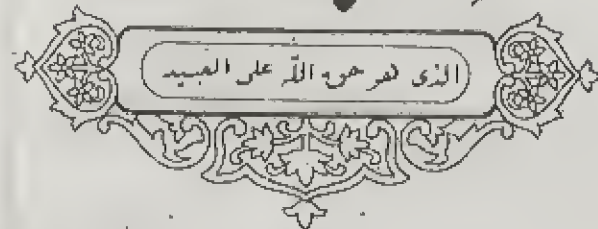
صحابہ کرام اور تابعین عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے  
کے بعد اپنے کاروبار کے لیے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے، قبر نبوی کے پاس سلام  
کے لیے نہ آتے۔ صحابہ کرام کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلوٰۃ و سلام جو ہم نے نماز میں  
پڑھا ہے وہ کامل اور اتم ترین ہے۔ اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔  
قبر نبوی کے پاس جا کر صلوٰۃ و سلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا زکاء وغیرہ کرنے  
کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی لہذا اس سے روکا گیا ہے۔ جیسا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ہدایت المستفید کا سفر نامہ کا اصل فوٹو



# فتح الملجأ

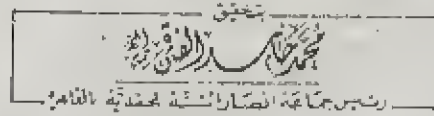
## كتاب التوحيد



تأليف

العلامة الشيخ عبد الرحمن بن حسن آل الشيخ

١١٩٣ هـ - ١٢٨٥ هـ



انصار السنة المحمدية

المركز الرئيسي: ١١ - كليان رود - رستم بارك - نواكوت - لاهور

فتح المجيد - مفتي شافعي

## اب القبور ، والمتخذين عليها لمساجد والشرح .

والذي يكون الاذن في زيارة القبر . محضوياً بالرجال ، يخص بقوله : نحن  
 . ارات القبور . الحديث ، فيكون من انعام الخصوص .  
 . مما استدل به القائلون بانفسهم انفساً .  
 . هذا ان ما ذكره عن عائشة وفاطمة رضي الله عنهما معارض من عند روي  
 . في هذا الباب فلا يثبت به نسخ .  
 . ومنها : ان قول الصحابي وفعله ليس حجة على الحديث فلا نزاع . ومنه  
 . ما عاتشة كيف تقول : اذا رأت قبر وتجو ذلك ، فلا يسجد .  
 . لت عليه الاحاديث الثلاثة من لعن رأت القبور ، لاحتمال ان يكون ذلك  
 . هذا النبي لا كيد والوعيد الشديد والله اعلم .  
 . قال محمد بن سماعيل الصنعائي رحمه الله في كتابه تطهير الاعتقاد : فان هذه  
 . منساب والمشاهد التي صارت أعظم ذريعة الى الشرك والاحاد ، واكبر وسيلة الى  
 . عدم الاسلام وخراب بغيته : غالبه - بل كل - من يعمها هم الملوك والسلطين  
 . والرؤساء والولاة ، إما على قريب لهم أو على من يحسنون الظن فيه من فاضل  
 . او عالم أو صوفي أو فقيه أو شيخ كبير ، ويؤزره الناس الذين يعرفونه بزيارة  
 . الأموات من دون توسل به ولا شفاعة ، بل يدعون له ويستغفرون ، حتى  
 . ينقرض من يعرفه او اكثرهم ، فيأتي من بعدهم فيجد انه قد شد عليه الناس .  
 . ومرتج عليه اشوع ، وقد شدوا على الفاسخ ، وارغيت الشجرة .  
 . والقيت عليه الايراد والزهور ، فيمقد ان ذلك لنفسه أو دفع صر ، وقائب  
 . السدنة يكذبون على الميت بأنه فعل وفعل ، وانزل بقلان الضر ويقلان النفس  
 . حتى يفرسوا في جبلته كل باطل ، والامر مائت في الاحاديث النبوية من لعن  
 . من امرج على القبور وكتب عليها وبنى عليها . واحاديث ذلك واسعة معروفة  
 . فان ذلك في نفسه منهي عنه . ثم هو ذريعة الى مفيدة عظيمة . انتهى .

ومنه تعلم مطابقة الحديث للترجمة والله اعلم .  
 قوله ( والمتخذين عليها المساجد ) تقدم شرحه في الباب منه .  
 قوله ( والشرح ) قال ابو محمد المقدسي : ولو ابيح اتخاذ السرج عليها لم يلحق

(١) في تطهير الاعتقاد : ولهذا الامر ثبت في الاحاديث النبوية التي من امرج القبور . الخ .

فتح المجيد - مفتي شافعي

امام حسینؑ مگر چہلو میں مشغول موجدتے تو دعوت کا کام چھوڑ بیٹھتے جس نے کمر باندھ لیا  
مقتدر کو بیدار کر دیا تھا۔ اس دعوت کو تو امتیاز کی بجائے نواز کی ضرورت تھی اور امام ابن عبد الوہاب  
بہت جیسے والی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہ عجب کے شے کیا کیا تھا کہ وہ ان کی تجدید کریں۔  
جس نہ اہانت و بد ماست اور دنیا سے بے وسیدہ کر دیا تھا

و اپنی تحریک اور اس کے خصائص

عالمی فرہانیت کی دعوت تھی کہ کون سا دعوت ہی وہ دعوت ہے جو انسانیت کو ہر قسم کی نیچ  
سے نجات دیتی ہے اور ان کے دل کو اب وطن پرست نہ تھے بلکہ مسلمان تھے اور اسلام انسانی عالمی تحریک  
نام ہے کیونکہ اسلام کا پیغام انسانی اور عالمی ہے۔ اگر ان کے سامنے وطن کی اصلاح ہوتی تو وہ اپنے  
وطن کی اصلاح پر اکتفا کرتے اور عالم اسلام میں پھیلائے گئے تفسیر کے طور پر ہمارے بعد اور پھر  
بازیرہ عصب کے اہانت و اطراف میں اس دعوت کو پھیلانے کے لئے تو کلفت نہ اٹھاتے۔

اصل میں یہ دعوت بیحد مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی دعوت تھی۔ نہ تو اس پر کچھ اضافے  
تھے اور نہ ہی اس کے اصول و فروع میں جدید ضمیمے تھے۔ مگر بایں سرکایہ نئی چیزیں معدوم ہوتی تھیں  
اور اس دعوت کا انکار اور قوت سے اسی طرح مقابلہ کیا گیا جیسا کہ ہر نئی دعوت کے ساتھ کیا جاتا  
ہے۔ چنانچہ علماء و فاضل کبار اور مولک نظام اور دول نے اس کے ساتھ جارحانہ کرائی قائم کر لی۔  
اس تحریک میں سب سے بڑی طاقت اور جدت تھی اور جیت قریں کو گراما ہے جو اسلام  
کے بعد ازل میں بھی ہو چکے۔ بلاشبہ تھے اور قریش بہت بڑی اور غر فاطات و بدعات کا منبع ہیں  
اور اس کے ہم راہ و اسامہ و غیرہ میں ان کے اندر دیکھنے میں آتے ہیں اور مومنا قناد  
جہاں رہتے ہوئے ہیں۔

جہاں بھی تھے اور قریب بڑی و بڑی ہر علاقہ میں عقل اور منطق پر مبنی ہر جہوں کی۔  
اگر شیخ الاسلام نے تو ان فرائض اور قہر پر حقوں پر بحث کی تھی تو انسانی انسانیت  
مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا پر عمل کرنا ہے کہ آپ نے شہادت کا دل کو گرا دینے  
کے لئے ہم پہنچی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا  
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا  
أَنَّ اللَّهَ هَدانا لَمَلَكْنَا  
لِلضَّالِّينَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نوازش جہان بیک صاحب  
گراں گراما

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا  
لِلْإِسْلَامِ وَبَارَكْ فِيهِ  
لَنَا وَلِلْإِسْلَامِ إِنَّهُ  
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى  
رَبِّهِ إِنَّهُ هَادٍ  
بَصِيرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا  
لِلْإِسْلَامِ وَبَارَكْ فِيهِ  
لَنَا وَلِلْإِسْلَامِ إِنَّهُ  
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى  
رَبِّهِ إِنَّهُ هَادٍ  
بَصِيرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا  
لِلْإِسْلَامِ وَبَارَكْ فِيهِ  
لَنَا وَلِلْإِسْلَامِ إِنَّهُ  
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى  
رَبِّهِ إِنَّهُ هَادٍ  
بَصِيرٌ





قاریض کرام! اکابر وہابیہ کی کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرماتے۔ صاحب عقل و خرد انصاف کا دامن پکڑ کر غور و فکر کریں۔ تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عقیدت سے ان لوگوں کے دل خالی نہیں۔ یہ لوگ قرآن و حدیث سے بے بہرہ نہیں۔

خلفاء راشدین، اہلبیت عظام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمة جس روضہ اطہر پر ارادہ کر کے حاضری دیں۔ اور صلوٰۃ و سلام پیش کریں۔ ان وہابی اکابر کے نزدیک وہ سب کچھ شرک اور حرام ہو۔ یہ کیسی مسلمان بنے۔ جس روضہ اطہر پر شتر ہزار ملائکہ صبح اور شتر ہزار ملائکہ شام کو دروازہ آسمانوں سے حاضری کی غرض اور نیت سے آئیں اور تاقیام قیامت ملائکہ کا یہ مہمول ہو۔ پھر جس کو ایک دفعہ حاضری کا شرف نصیب ہو۔ دوبارہ یہ شرف نصیب نہ ہو۔ ان وہابیوں کے نزدیک تو وہ معصوم عن الخطا ملائکہ بھی مشرک ٹھہرے۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے۔  
نہجیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری کفر کیا شرک کا فضل ہے نجاست تیری قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔  
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا عَرِيفًا  
اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(پ ۴۷)  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔  
مَنْ نَزَلَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي  
جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔  
اللہ تعالیٰ کی بات ہے جس نے عقائد باطلہ اور نظریات فاسد سے محفوظ رکھے۔ آمین

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی لغزش

جماعت اسلامی کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب رقمطراز ہیں۔  
کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوئی ہے۔ وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۲۶۸ مطبوعہ پٹانکوٹ)

## آن پڑھ بادینشین

مودودی صاحب ہی نبی اکرم، رسول معظم، معلم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔  
آپ دیکھیں گے کہ صحابہ کرام کا یہ ان پڑھ بادینشین۔ جو چودہ سو برس پہلے اُن تاریک دور میں پیدا ہوا۔ دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیسڈ رہے۔ (تفہیم القرآن ص ۲۲۹ ج ۱ مطبوعہ پٹانکوٹ)

## نبی کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ۔  
بسا اوقات کسی تازک نفسیاتی موقع پر نبی صلیا علیہ وآلہ وسلم و اشرف انسان یحیٰ تھوڑی دیر کے لیے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔  
(تفہیم القرآن ص ۳۴۳-۳۴۴ جلد ۲)

۱۔ تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۵ پر دیکھئے۔  
۲۔ تفہیمات صفحہ ۲۲۹ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۶ پر دیکھئے۔  
۳۔ تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۳ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۸ پر دیکھئے۔  
تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۴ کا اصل نوٹ صفحہ ۱۳۹ پر دیکھئے۔



## رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں

موجودی صاحب سرور عالمیاں، ہادی لکشت نماں، سیاح لامکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

رسول ایک انسان ہے اور خدا فی میں اس کا ذرا برابر بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ نہ فوق البشر ہے۔ نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ نہ خدا کے خزانوں کا مالک ہے نہ عالم الغیب ہے کہ اس کو خدا کی طرح سب کچھ معلوم ہے۔ وہ دوسروں کے لیے نافع و ضار ہونا تو درکنار خود اپنے لیے بھی کسی نفع و ضرر کا اختیار نہیں رکھتا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء)

## خواہش نفس کا دخل

موجودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تو بہ قبول کرنے اور بُندی درجہ کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل اُن سے صادر ہوا تھا۔ اُس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔

(تفہیم القرآن ص ۳۲۷ ج ۲) لہ

## نفس شری کی راہزنی کے خطرے

موجودی صاحب ہی رقمطراز ہیں کہ

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شری کی راہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ (تفہیمات ص ۱۷۱ ج ۱) لہ

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۱ پر دیکھئے

تفہیمات ص ۱۷۱ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۲ پر دیکھئے۔

## اسرائیلی عروا ہے

بہت اسلامی کے بانی موجودی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ

پھر اس اسرائیلی عروا ہے کو بھی دیکھتے۔ جس سے وادی مقدس ملوی میں بلا رہائش کی گئیں۔ (تفہیمات ص ۲۶۲ ج ۱ مطبوعہ پشاکوٹ)

## موجودہ تورات اور انجیل صحیح اور معتبر نہیں بلکہ

## اُن کی باتیں قرآن مجید کی تفسیر ہیں

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اپنی جماعت کے مولوی شمس اللہ صاحب امرتسری کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

کلام مبین کے صفحہ ۴۰، ۴۱ کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ یہاں تو مولوی شمس اللہ صاحب نے یہود و نصاریٰ کی تورات و انجیل کو جن کا خوف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور سارے دنیا کے مسلمان اُن کے غیر معتبر ہونے کے معتقد ہیں صحیح و معتبر و قابل سند ٹھہرا دیا۔ بلکہ ان کی باتوں کو قرآن مجید کی تفسیر گردانا یہ (تفسیر السلف ص ۱۷)

لہ تفہیمات صفحہ ۲۶۲ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۳ پر دیکھئے۔

لہ تفسیر السلف صفحہ ۴۰ کا اس نوٹ صفحہ ۱۴۵ پر دیکھئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۵)

# تہنیات

تایید

یہ دارالاسلامی مؤذوذی

شائع کردہ:

مکتبہ جماعت اسلامی دارالاسلام پشاور کوٹ

قیمت: بارود نمبر: \_\_\_\_\_

تہنیات جلد اول کا صفحہ ہائیں

برکت اور سکون

وقت آنکھوں پر پردہ افشا دیا اور حضرت نور مبین ہو گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی احمد و ترسہ ایسے واقعات پیش آچکے ہیں۔ اپنی نظریہ گرفت اور وقت گذارے میں انسان بنانے کی حرص، کفار کی تائید، قلب، لوگوں کے جھوٹے سے چھوٹے اور سودا پر بیٹے کی خوشش، منافقین کے دلوں میں ایمان کی مدح، ہونکے کی خواہش اور کبھی کبھی

شہرت کی بنا پر یہ بھی آپ کے اچھا وی خوش ہوئی ہے۔ وہی ملی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ لِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَفَّقَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تہنیات صفحہ ۲۶۸ کا اصل نوٹ



کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر کیفیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ کی نگاہیں گے کہ اسے عرب کا  
یہ ان پرچہ باور نشین ہرچہ دو سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا اور اصل دور جدید کا کافی  
دور تمام دنیا کا مرکز ہے۔ وہ نہ صرف ان کا مرکز ہے جو اسے رتہ دیتے ہیں، بلکہ ان کا بھی یہ ہے جو اسے  
انہیں راستے، ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ رہاں کھولتے ہیں، اس کی رہنمائی  
کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصولی حیات اور قوانین میں اور ان کے عرصہ ہیکہ کی طرح  
میں درست ہو گئی ہے۔

یہ شخص جس نے دنیا کے تصورات کا رخ دہشت، درجہ اب زستی اور زبانت کی طرف سے پہنچ کر  
حقیقت و حقیقت پسندی اور مقیاس دنیا داری کی طرف پھر دیا۔ اسی نے محسوس کر لیا کہ دنیا دنیا  
میں مٹی کی کڑوں کو کھینچ کر اور انہی کو معیار صداقت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اسی نے غریبی عادت میں خدا کی  
جنان کے آثار کو مٹانے والوں کی نگاہیں کھولیں اور انہیں آثار و ظہور Natural phenomena  
میں خدا کی آیتیں دکھانے کا جو کر بٹایا، اسی نے جہاں گھوڑے دوڑاتے والوں کو قیاس و آرائی  
Speculation سے پرہیز و انکسار اور مشاہدہ اور تحقیق کے راستے پر لگایا۔ اسی نے فلسفہ اند  
جس اور جہان کے اعتباری حدود بیان کرنا سکھائے۔ اور نہت اور ریاضت میں مناسبت پیدا کی۔ دین  
سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا ربط قائم کیا۔ مذہب کی طاقت سے دین میں سائنس کا پہرہ اور  
سائنس کا پہرہ سے مذہب کی پیدا کی، اسی نے شرک اور غلو کی پریشانی کا بینہ دوں کو اکھاڑا اور علم کی  
طاقت سے توحید کا اعتقاد کو مضبوطی کے ساتھ قائم کیا کہ غلو کوں اور نہت پرستوں کے مذہب بھی وصال  
کو گت قیام کرانے پر مجبور ہو گئے۔ اسی نے اخلاق اور روحانیت کے خیال ہی تصورات کو بدل کر جو لوگ  
تک دنیا و نفس کشی کرتے اخلاق سمجھتے تھے جن کے نزدیک لہجہ جسم کے قوت کو کہنے اور دھبی مذہبی  
کے حالات میں جسے چنے کے ساتھ روحانی ترقی اور نجات ممکن ہی تھی۔ ان پر اسی نے عمل اور طرح

# تفہیم القرآن

جلد دوم

بنی اسرائیل

الاعراف

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد تہ الدین پور پرائیوٹ بک سٹور تعمیر انسانیت چوچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ تائیل











قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
ان مثل صاحب في امتي كمثل الملح في الطعام لا يصلح الا للحم

مفسر: وانه كذا...  
مفسر: وانه كذا...

تفسير السلف

اما من حنف

اتباع السلف

على من خلف

تفسير: وانه كذا...  
تفسير: وانه كذا...

سنة النبوة...  
سنة النبوة...

تفسير السلف كما صنفه...

برای خواند سائیت...  
برای خواند سائیت...

تفسیر سلف صفر...

یعنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار **مغزوی مجدد الحق**

اپنے مسک کے مولوی شہداء اللہ ترسری کی تفسیر ثنائی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ۔  
 ”بنی اسرائیل پر ہم نے آسمان سے بادل میں برسائے والا بھیجا، اس لیے کہ  
 بنی اسرائیل جنگل میں چالیس برس رہے تھے، اس لیے کہ بنی اسرائیل پر بارش  
 کا سایہ نہ تھا بلکہ ان پر بارش ہوتی ہی“ (تفسیر ثنائی حوالیہ ۱۷۱، اربعین ص ۱۷۱)

اب اسی عبارت پر احمدیہ مسلک کے مولوی فقیر اللہ مدداری کا تبصرہ ہے۔

”باتفاق سب ممالکین و تمام مفسرین جنگل تہیہ میں بنی اسرائیل پر بارش کا سایہ  
 رہنا واسطے بچاؤ و صوب کے ایک بڑا معجزہ تھا۔ مہجرات میں سے اور وہ صاف  
 ثابت ہے قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ مولوی شہداء اللہ  
 صاحب اس تفسیر و معجزہ کا صاف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو حرم و گناہ قرار  
 دیتے ہیں“ (تفسیر السلف ص ۱۷۱)

داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار **سردار احمدیہ مولوی**

وَاللَّهُ الْخَدِيدُ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

اعلمناہ ضعة الحديد باللائنة - یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم  
 کرنے کا طریق سکھا دیا“ (تفسیر القرآن بکلام الرحمن ص ۲۱۱)

یہ تفسیر متفقہ مفسرین کے خلاف ہے، چنانچہ احمدیہ مسلک کے مولوی مجدد الحق  
 مغزوی نے بھی تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ۔ ”یہ تفسیر بھی تمام تفسیر اہل اسلام کے

لئے تفسیر السلف صفحہ ۲۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۸ پر دیکھیے۔

۱۷۱ تفسیر القرآن بکلام الرحمن صفحہ ۸۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۰ پر دیکھیے۔

خلافت ہے۔ تفسیر اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ اللہ عز و جل نے داؤد علیہ السلام  
 کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا، یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی  
 کی تفسیر کی جاوے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عز و جل  
 نے ہر لوہار اور سنسار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا ہے، لوہے کو پانی بناتے  
 ہیں“ (دارالافتاء ص ۲۳)

قاضی عبدالاحد تھانوی احمدیہ مسلک کے لکھتے ہیں کہ۔ ”داؤد علیہ السلام کے  
 معجزہ سے انکار کیا ہے“ (القول القائل ص ۲۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے پدر ہونے کا انکار **احمدیہ مسلک کے**  
**مغزوی حافظ عنایت اللہ**  
 گجراتی لکھتے ہیں کہ۔

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویت دیتا ہے ان کا  
 باپ یوسف تھا“ (عیون زمزم ص ۲۳۰، ۲۳۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچھوڑے میں کلام کرنے سے انکار **مولوی**  
**عنایت اللہ**

آری غیر منقذ نے لکھا ہے کہ۔

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تکلم فی الہدیں فرمایا“ (عیون زمزم ص ۲۱۱)

چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچھوڑے میں فرمایا۔

قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ اُنْسِي الْكِتَابَ

مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا

بنائے والا (نبی) کیا۔

(پ ۵۴)

۱۷۱ تفسیر السلف صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۳ پر دیکھیے۔



ہوئے محسن و ذکرین انہی جہت افتاد ہوئے سب مالک و اصحاب و موقوف انہی بن ماریہ والی عید و عید  
الامام احمد و بن مسعود و انہی فی القدر و ما بعدہ لا یحفظ لحدیث واحد ان قول السماوی لیس بقرآن  
تفسیر اب ہم بعد تہذیب رسول موشوعہ مستقرہ اہل سنت کے ثبوت طوالت و ملات نامطرح کے سب سے  
اتنے پرانے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقالات کی جوار عین کرے نام جواب میں ہیں  
نہر وارظمی کہہ رہے ہیں وہ بہ شیعین

نہر وارظمی جواب السجواب

قوله (تفسیر القرآن انما قول مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ جواب غلط ہے اگر گناہ ہر ذاتی  
اربعین کا تعقب بہت ہی بکا و درست ہے اسکا جواب بچہ و بہت را اقلیل غلام کی تفسیر  
ارسال ہمارا کہ لغات و محاورات عرب کے برخلاف ہے مدعی کو باہت کہ عرب اول سے اسکی  
منہ جیس کہ من ادعی فعلیہ البیان و لکن یفعل فی تفسیر الای بوی اور وہ حرام ہے  
(۴) حقیقی تفسیر جو کہ ہر کسی سے کرنا درست نہیں الا ان یفعل فی و یجوز صاف و لم تہذ  
عبد اللہ عاتق و موشوعہ صاف یفعل فی تفسیر ناچار ہوی (۳) اصحاب و تابعین کی تفسیر  
موجود ہوتے ہوئے اس کے برخلاف تفسیر کرنا گمراہی ہے اور ایسا مفسر مقرر بدعتی ہے جیسا کہ امام  
ابن تیمیہ وغیرہ کے کلام سے بالاکثرہ اور یہ بیان دیسا ہی سلف صاحبین اور تمام مفسرین کی تفسیر  
بالاتفاق موجود ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے عداوت کے برخلاف تفسیر کی پس بقول مولوی  
محمد حسین صاحب بالوی تفسیر القرآن سراپا اٹھا کر تہذیب اور اسکا مصنف پورا مرزا کی اور مولوی  
اور جیسا ہوا پوری ہے (۴) باتفاق سلف صاحبین و تمام مفسرین جنگل تہذیب بنی اسرائیل پر اسکا  
رہنا واسطہ بناؤ و جو کہ ایک تراجم و تحاشوات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن کو ملک  
و نادیت سے یہی تفسیر ابن کثیر میں ہے وہ اسکا جواب الابیض للخواجہ ابی التیغیہ محمد بن محمد  
السال و نیزہ من ابن عباس فی حدیث القنون و انہی نیز اوسی میں ہے قال ابن عباس و ظننا انہم  
و تمام قال غلام ابن عباس و ظننا انہم انہی جامع البیان کے شیعہ میں ہے تخریج کثیر سلف انہ لیس  
من جنس علمنا انہی نوع اہل الطیف و اہل رد انور ایتھے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر و سب سے کہنا  
انکار کرتے ہا اسکو جرم گناہ و کفر قرار دیتے ہیں و کہہ اس مقام سے کلام میں نہیں ایسی اختیار ہیں  
کیا حکم ہے ایسے شخص کو کہ بھلا اس سے برعکس ہی کوئی گمراہی ہوگی (۵) مولوی ثناء اللہ صاحب  
فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل بالیس ہیں جنگل تہذیب میں ہے پس ان پر اسکا یہ تہذیب اتنی مدت رہنا

تفسیر السلف صفحہ ۲۴۸ کا اصل فوٹو

روز قیامت ہر کسے دردست گیرنا  
من نیجا خضر شوق تفسیر قرآن

تفسیر القرآن  
بکلام الرحمن

الذی اللہ المستعان ابو العزیز ثناء اللہ صاحب

باجا تہذیب و تفسیر مولانا

تفسیر القرآن بکلام الرحمن کا فوٹو

محل مصنف مقام المولد

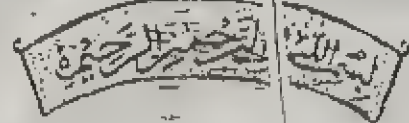
الطابع مولانا خیر علی

تفسیر القرآن بکلام الرحمن کا فوٹو





نہج الکاشف



الحمد لله على طبع الرسالة السامية

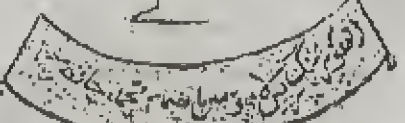
# بالاربعين

في أن ثناء الله ليس على مذهب الخدثين بل هو  
من الخدثين في الدين المحمدي والمعتزلة والعترة المحمدي

المصنف المولوي عبد الحق الغزنوي الناصبي الرشيد

المولوي عبد الله الغزنوي عليه التحية

حافظ مولوي محمد عبد الله صاحب الامام



اربعين کا صفحہ نمائش

من الارض

فمن الارض من بعد ما تلاها  
وكانت من بعد ما تلاها

(۱۳) وايضا منقذ وان

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

الحمد لله على طبع الرسالة

خلاف ہوا سنے کا اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور تھا سیرا لہ اسلام سے اسطورہ ثابت ہو کر قرب قیامت  
میں ایک بار زمین پر کھینچے گا یوں کو ایمان کا ارکا رکھ کر کا  
لگا دیکھا کہ تفسیر اس کثیر در مشورہ و بیع البیان وغیرہ تفاسیر  
(۳۵) صفت میں اس آیت و النائل الحمد لله کی تفسیر میں  
لکھا ہے اسی علت سے کہ انہما فی الخلد یعنی جہنم و او علیہ السلام  
کو براہ زمر کرنے کا طریق سکھا دیا یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر میں  
سے خلاف ہے۔ تفاسیر میں اسلام سپر شفق میں کہ اندر عزوجل  
نے راؤ علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو زمر کر دیا تھا یہ راؤ اور  
علیہ السلام کا سچہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کیا ہے  
تو اس میں راؤ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اندر عزوجل  
نے برہنہ راؤ اور سنا کو براہ زمر کرنے کا طریق سکھا دیا یہ لوہے  
کو پانی بنانے میں ہے۔

(۳۶) صفت میں اس آیت و قدر بناہ بناہ عظیم کی تفسیر

میں لکھا ہے اسی راؤ بناہ بناہ عظیم کی تفسیر میں

کو ایک و نہ ذرا کچھ حکم دیا۔ یہ بھی جہنم سیرا لہ اسلام سے

خلاف ہے کیونکہ تفاسیر میں یہ ان اسلام میں ہو کہ اس وقت ابراہیم

علیہ السلام اسما عیسیٰ علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے اس وقت اندر

عزوجل نے آجیکے لیے غیب سے ایک براؤ بنا دیا اور اسے فرج کیا

لیکن اسی براؤ کے واسطے ایمان بالقیوب چاہئے ہیں کہ انوں

میں تسلیم اور اعتزال کی بنا ہے وہ کب اسکو تسلیم کریں

آخر جہنم میں انی متنبہ و انی جہنم میں انی المتنبہ و انی جہنم

عمر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قولہ وند بناہ بناہ عظیم قال کبش قد

دق فی الجنة اربعین خرقا۔ یعنی وہ دنہ جہنم سال تک جنت میں جہنم ہا تھا

اربعین صفر ۲۳ کا اصل قوٹ

صفحہ و نہو لہ اسلام کے معجزات انکار سے تفسیر ہری کا خلاف ہونا براہ اسلام کے معجزات سے ظاہر ہے

حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہ تھے | مولوی رفیق خاں پسروری نے لکھا ہے کہ۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہیں ہیں یہ (اصلاح عقائد ص ۵)  
جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (آئی جاعل فی الاصل)  
خليفة۔ (ص ۲۷۴) میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

### مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے

مولوی شمس الدین امیر تسری کا فتوے | دیوبند سے فیض یافتہ اور دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی شمس الدین صاحب امیر تسری جن کو دہائی سردار احمدیہ شیخ الاسلام قاضی قادیان محدث اعظم وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ نے مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز کا فتوے دیا ہے سوال و جواب درج نہیں۔

سوال | بسنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدار جائز ہے یا نہیں؟  
جواب | بموجب حدیث اجعلوا ایمتکم منہم صاحب ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو حکم وار کعوا مع الراجحین ملجأ صاحب آئین ہے۔ (اخبار احمدیہ امیر تسری ص ۱۲۱ جنوری ۱۹۱۵ء)

مولوی شمس الدین امیر تسری ہی خواجہ حسن نظامی صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار احمدیہ امیر تسری ص ۱۲۱ اپریل ۱۹۱۵ء)

۱۔ اخبار احمدیہ امیر تسری کا اصل نوٹو صفحہ ۱۵۶ پر دیکھئے۔

### نسی مرزائی اہل کتاب میں اُن کا ذبیحہ جائز ہے!

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی کا فتوے ملاحظہ فرمائیں:  
سوال | جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ مرزائی انجمنی کو نبی ماننا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذکورہ حلال ہے۔ یا حرام؟ (المستفتی ص ۲۶۹ عبد اللہ بہاول پور)

جواب | اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مُرتد ہے اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے ۱۔

(محمد کفایت اللہ خان اشداد دہلی)

کفایت المفتی ص ۱۱۳ جلد اول مطبوعہ کراچی

قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔  
لیکن وہابی مولوی اُن سے نکاح اور ان کے پیچھے نماز جائز قرار دے کر اپنے جہالت اور مذہب کے بغیر حق کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً وہابیت کی وبا سے

۲۔ کفایت المفتی صفحہ ۱۱۳ کا اصل نوٹو صفحہ ۱۵۷ پر دیکھئے۔



مولوی شمس الدین امرتسری کے اخبار الجہد میں امرتسر کے مسٹر کا اصل فوٹو

فہرست

[illegible][illegible]

١٤٠) لو انزلنا لم تخلق الا فلان (حقيقة الوحي - ٩٨)

۱۰۰ ہزار الہام ہے وہاں یسوع علیہ السلام (آرٹھیر ۳۰)

١١٥ وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين ، حقيقة المؤمن

١٢٠٠: ملك لص اسرئيس . (عنه، لوجي ملك)

(vi) اتفاق ما للبرقيات استنادا من العالمين (خليفة الوحي مشا)

۱۲۱) اللہ سے کہو میں اپنا قسمت (محبوبہ الفانام آفیم دینا)

۱۰۰ بحر و غیر البحر است انا اعظمک الکوثور. (صبر ایام آخیم ص ۸۰)

وَيَكُونُ لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُتَّقِينَ

۱۰۰

کے لئے یہ کہ وہ اپنے لئے ایک نیا راستہ تلاش کرے۔

(20) اگر نہ ہو تو پھر مرید سے لڑی نہ پیدا کریں (مکملی، ص ۱۰۷)

جو شخص مرتد تھا: یا ان کا ان اقوال میں مصیبت ہو یا اس کے ساتھ مسلم ہو

یہاں ہمیں اور تصدیق بعد نکاح موجب افراق ہے یا نہیں؟ جیوا تو جردا

(۴۴) جواب۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں، اکثر ان میں سے میرے ہاتھ

ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار قوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لئے کافی ہیں۔ پس خود

مذہب کاغیر مسلموں کے ساتھ اسلامی تعلقات

[illegible]

مقام و دیگر مسائل را که در باب چهارم از کتاب مذکور مذکور است.

## سوالات

دستور احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا محمد خواجہ مرزا آنجنائی کو بھی مانتا ہوں احمد

المستفتی: عبداللہ (بھاولپور)

17۔ اگر شخصہ فخر والا ہو، واپس کر کے دے دے، اس کے مان باب مرزا نے بھی تحریر ہے۔

کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے۔

میں اس کا ذکر نہیں کرتا۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

کے منہ میں ہے اور اس کے ہاتھ کا دیکھو درست ہے۔

کتابت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل دہرہ

ناظرین کے سامنے مندرجہ بالا تمام عقائد دیوبندی، غیر مقلدین جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی مستند کتب سے درج کیے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لیے اصل کتاب کا صفحہ نمائش اور عبارت والے صفحہ کا اصل فوٹو بھی ساتھ دے دیا ہے۔ تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔

تعصب اور بغض سے خالی الذہن ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ کون سی جماعت حق پر ہے۔ توحید کی اکریم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کو گھٹانے والے حضرات کے حقیقتاً اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے متعلق بھی عقائد درست نہیں۔ بلکہ شان الوہیت میں بھی وہ گستاخی کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی توحید خود ساختہ توحید ہے، محبوب رب کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے متعلق جو گستاخیاں اور بے باکیاں ان کے اکابر کی کتب میں موجود ہیں۔ کوئی درد دل رکھنے والا مسلمان اپنے دل و دماغ میں ایسے نظریات اور عقائد کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہ ایک لکڑہو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق یہ کچھ کہہ سکتا ہے ایک مسلمان کے لیے عظمت خداوندی اور رفعت مصطفیٰ ہی ایمان کا سراپہ ہے اگر یہی نہ رہا تو ایمان اور اسلام کس چیز کا نام ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے کب خوب فرمایا ہے۔

فکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے

پھر کہے مرد کی کہ ہوں آنت رسول اللہ کی !

اس کتاب کو سمجھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ جن حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ جل جلالہ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

و اسلام کے متعلق ایسے نظریات باطلہ اور عقائد فاسدہ ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن پاک جیسی لاریب کتاب کے متعلق بھی شکوک و شبہات پاتے جاتے ہیں۔ اور اس کی تفسیر میں تحریف اور معجزات کا صریح انکار پایا جاتے۔ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز جیسا اہم فریضہ ادا کرنے کی اسلام کب اجازت دیتا ہے۔ ایسے نظریات باطلہ کو فروغ دینے والے حضرات کو جو اپنا اکابر تصور کریں۔ یقیناً وہ ان کے ہمنوا ہیں۔ اور ان عقائد سے متفق ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی غاروں کے حفاظت فرماتے ہوئے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت امام کے پیچھے نماز ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بجاہ المصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اس سعی کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ختم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## فقہ وہابیہ

مولانا ابو احمد محمد رضا رائے قادری اشرفی کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیث کے اکابر کی مستند کتب اور فتاویٰ سے ان کی فقہ بیان کی ہے۔ عقائد وہابیہ کی طرح اصل کتاب کے صفحات کی فوٹو اور ان کے نمائش بھی دے دیئے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے ان کے مذہب کی اصل حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴۰ روپے



# علامہ الحاج ابو اسحاق محمد ضیاء اللہ قادری ریاضی عن حقانہ تصانیف

سیر خفا راشرین علیہم السلام  
 قرآن وحدیث مستند مفسرین اور محدثین کی کتب کے حوالہ جات سے سیرت نبوی کی کتب باطل میں بی پاک کی بشارت اور غیر مسلم کی کتب سے رفعت مصطفیٰ کا بیان ہے، سیرت دور حاضر کی حقیقت کتاب ہے، چار سو کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔ ۱۰۰۰

تشریح غوث مہین عنہی سیرت پر دور حاضر کی بے نظیر اور نیا کتاب ہے ایک سو گیارہ مستند کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔	محل میلاد مصطفیٰ: سیرت برکات اور اس کے ثبوت پر مدلل کتاب ہے۔ ۵۰۰
--	--

وہابی مذہب: اس کتاب میں پورے نیکو تہذیب، ہندوؤں اور دیگروں نے تصدیق کی قائلیت اور اولو عقائد درج کئے ہیں۔ ۵۰۰	عقائد باطلہ: دیوبندی اور دوسری باطلی اور غیر مقلدوں کی عقائد کی کتب سے درج کر کے قرآن وحدیث ان کا رد کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان کے عقائد باطلہ ہیں۔ ۴۵۰
---	---

گیارہویں شریف کا ثبوت: اس کتاب کا مطالعہ کرنا لا شرف بھی بھی گیارہویں شریف کو حرام یا ناہانز نہیں کئے گا۔ ۵۰۰	فرقہ ناجیہ: یہ ثابت کیا ہے کہ راستہ دھماکتی وہ گروہ ہے جو جنتی ہے۔ ۱۵۰
---	--

اہلسنت وجماعت کن قرآن و حدیث اور علماء کبر کی کتب معتبرہ کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبند غیر مقلد و بدعتی جماعت کے خلاف اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔ ۵۰۰	وہابیت اور مزائیت: اس کتاب میں وہابیوں کے مزائیتوں کے ساتھ تعلقات درج ہیں اور وہابی اکابر کے اسلام کی مخالفت کوئی کہ مزائیتوں سے نکاح اور کچھ بھجوا جائز ہے درج کئے ہیں۔ ۱۵۰
--	--

ملنے کا پستہ: قادری کتب خانہ، جامع مسجد تحصیل بازار، سیالکوٹ

علاء شاہ تاج ہوا علیہ محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی



قادری کتب خانہ، تحصیل نابہ، سیالکوٹ ۹۰۔۹۱، سبھی پلازہ، سبکداری، سیالکوٹ